ماہنامہ
مجلہ

الحقیقہ

اہلِ جنت

درسِ قرآن



اہلِ سنت

توحید



اور محبوبانِ خدا کے کمالات

درسِ حدیث

ارکانِ حج و عمرہ



اور اختیارِ مصطفوی

شہیدِ کربلا کی یادیں



حکایاتِ اہلبیت

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم کی عظمت کے چند گوشے

مقامِ حسین

اتحادِ ملت



کی ضرورت و صورت

حضرت سیدنا عثمان غنی اور نئے مسائل

اداریہ جنابِ صدر! کیا ہم آزاد نہیں؟

فروری
2004

حمد و نعت

جس کے بھی دل میں نشہ حب حضور ہے
توحید کا اسی کو میسر سرور ہے

اِن کے عدو کے واسطے اللہ حتم
اِن کا اگر ادب ہے تو مولا غفور ہے

ہاں ہاں وہی ہے مالک روز جزا ضرور
جس کا حبیب شافع یوم النشور ہے

قرب رسول پاک ہے قرب خدائے پاک
جو جتنا ان سے دور ہے مولا سے دور ہے

زیبا ہے جس کو رحمت کونین کا خطاب
سب سے بڑا وہ رحمت حق کا ظہور ہے

اے رونے والے عشق خدا و نبی میں رو
ہر اشک عشق جام شراب طہور ہے

اے بندہ خدا! اے فدائے در رسول
کیوں تیرے ہوتے ہر طرف شور شرور ہے

دشت و جبل پہ ظلم کی ظلمات چھا گئی
اور تو چراغ طیبہ و قندیل طور ہے

ہو جاں نثار عظمت دین حبیب ﷺ پہ
یہ خوف مرگ شان حسینیت سے دور ہے

راضی ہیں وہ تو اپنے مقدر پہ ناز کر
کیا غم جو تن بدن ترا زخموں سے چور ہے

آسی میں ایسے شیخ کا سگ ہوں، جو بالیقیں
حیدر کا پور، سیدہ زہرا کا نور ہے
(علی جدہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)

﴿پروفیسر محمد حسین آسی﴾

يا ايها النبى جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم

[illegible]

ماہنامہ پاکستان

مجلہ الحقیقہ

[illegible] فروری 200[illegible] جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 5

زیر سرپرستی

مفکر اسلام حضرت علامہ

مولانا پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی قادری حسینی

مدیر اعلیٰ: شجاعت علی مجاہد

مدیر مسئول: ابو طلحہ نوری

مدیر منتظم: شمس الدین

فہرست

زر تعاون

پاکستان [illegible]

	فی پرچہ	سالانہ چندہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

رابطہ: صوفی محمد آصف [illegible]

پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے [illegible] 451734 [illegible] شائع کیا

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس-۶۲

ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

کلمۃ الحقیقہ

اداریہ

(سیرت احمد آف تحریر)

جنابِ صدر! کیا ہم آزاد ہیں؟

اس میں کیا شبہ ہے کہ پاکستان کا مفاد امریکہ کے مفاد سے متصادم ہے، اس لیے کہ امریکہ پاکستان کو کمزور، بنتا اور غیر مستحکم دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ عالم اسلام کا دشمن ہے اور امت مسلمہ کو اس دنیا میں پنپتا دیکھ نہیں سکتا۔ مسلمان اس کا ساتھ دیں، اس کے اشارہ ابرو پر جان قربان کریں، اس کی غلامی کا قلادہ بھی (معاذ اللہ) کیوں نہ گلے میں ڈال لیں، امریکہ بہر حال ان کا مخالف ہی رہے گا۔ ہر وہ قوم، ہر وہ ملک، ہر وہ شخص جو بھی مسلمانوں کا بدخواہ ہے امریکہ کی آنکھ کا تارا ہے اور وہ اسی کو پروان چڑھانے کی فکر میں رہتا ہے۔ امریکہ اب تو بالکل کھل گیا ہے، ورنہ جس زمانے میں پاکستان کے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرتا تھا اس دور میں بھی پاکستان کی بجائے اس کے ازلی دشمن بھارت کا خیر خواہ تھا اور اسی کے مفادات کو ترجیح دیتا تھا۔ پھر یہ صورت حال کوئی راز کی بات نہیں، ہر چھوٹا بڑا اسے جانتا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ پاکستان کے حکمران امت مسلمہ کو متحد و منظم کرنے کی تدبیریں کرتے، اخوت و مساوات کا قرآنی عقیدہ پیش کر کے ملت اسلامیہ کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوشش کرتے تاکہ حکیم الامت مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کی آرزو کے مطابق

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

مگر افسوس! عموماً ہمارے حکمرانوں نے امریکہ کے سامنے سر تسلیم خم کیے رکھا اور اسی طرح اس کے ہیبت ناک طرز عمل کے سامنے آنکھیں بند رکھیں جس طرح کہتے ہیں کبھی کبوتر بلی کو دیکھتا ہے تو خود فریبی کے طور پر اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ امریکہ منصوبے پہ منصوبے بناتا رہا اور (معاذ اللہ) وطن خداداد پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لیے سازشوں پہ سازشیں کرتا رہا، لوگوں کے ایمان اور ضمیر خریدتا رہا، پاکستان کے غداروں کی تربیت اور پرورش کرتا رہا۔ این۔ جی۔ اوز کے جال بچھا کر نوجوان نسل کو مادر پدر آزادی کی راہ پر لگاتا رہا، اپنے بندے اسمبلیوں میں بٹھاتا رہا اور اپنی مصلحت کے مطابق اپنے 'پروردگان ناز' کے ذریعے ایجی ٹیشنوں کے ذریعے منتخب اور مختلف حکومتوں کو ختم کرتا رہا، مگر قوم بیدار ہوئی، نہ حاکم۔ سب اپنے مالک حقیقی اور قادر مطلق سچے خدا کے بجائے ملت اسلامیہ کے اسی فطری 'قاتل' کے سامنے سر جھکائے اور ہاتھ پھیلائے رہے۔ عموماً حزب اقتدار ہو کہ حزب اختلاف سب نے یہی سمجھا کہ ہماری زندگی و موت، کامیابی و ناکامی، عزت و دولت سب امریکہ کے ہاتھ ہے۔ لہٰذا اسے ہر حال میں راضی رہنا چاہیے اور کسی صورت بھی اس کے کسی حکم سے سرتابی ٹھیک نہیں۔

موجودہ صورت حال بھی یہی نظر آتی ہے۔ حکمران اپنے انداز میں امریکہ کی شیرباد کے عاشق زار ہیں اور حزب اختلاف کا غالب حصہ بھی اپنے طور پر اپنی قوت کا مظاہرہ کر کے امریکہ کو یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ ہم دست شفقت کے زیادہ مستحق ہیں، ہم زیادہ فرمانبردار ثابت ہوں گے۔ (اس کی ایک دلیل تو یہی ہے کہ اپنے اپنے دور میں یہ لیڈر بھی امریکہ پرستی میں کم نہیں تھے اور اسی کے لے پالک سمجھے جاتے تھے دوسری دلیل یہ ہے کہ) اگر خلوص سے سوچیں تو سب سے بڑا مسئلہ جمہوریت نہیں ہے بلکہ قوم کی آزادی ہے۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار یک جان ہو کر ملک کو امریکہ کے تسلط سے آزاد کرائیں اور اس کے ناپاک اثرات جو قوم کے فکر و عمل پر مرتب ہو رہے ہیں ان کا سدباب کریں۔ مگر اس طرف کسی کی توجہ نہیں۔

موجودہ حالات میں بلکہ ہر حال میں اصل ذمہ داری حزب اقتدار پر ہی عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ ملک کے سیاہ و سفید کا مالک ہوتا ہے اور داخلی اقتدار کے علاوہ خارجی تعلقات کی نوعیت بھی اسی کی صوابدید کے مطابق ممکن ہے۔ چنانچہ حکومت کی خارجی اور داخلی پالیسی کو پیش نظر رکھیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حکمران فنافی الامریکہ ہو چکے ہیں اور ان کے نزدیک زندگی کا اصل مقصد ہی دور حاضر کے اس فرعون اعظم کی رضا جوئی ہے۔ چنانچہ

ایٹمی سائنسدانوں سے جنہیں کل تک وطن کا بلکہ عالم اسلام کا ہیرو سمجھا جاتا تھا پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ کیونکہ امریکہ راضی ہو جائے۔ ظاہر ہے اپنے قوم کے محسنوں سے ایسا محسن کش سلوک وہی کر سکتا ہے جسے اپنے قومی مفاد کے بجائے قومی نقصان ہی عزیز ہو۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جائے گا کہ انھوں نے ایٹمی راز دوسرے ملکوں کو دیئے۔ بجا کہی مگر یہ کیوں جرم ہے؟ اگر امریکہ کو جسے دنیا بھر میں کسی سے کوئی خطرہ نہیں، ایٹمی اسلحہ کے انبار لگا رہا ہے تو کمزور ممالک جنہیں ہزاروں ایسے خطرات لاحق ہیں، ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔ پھر امریکہ اگر اپنی لے پالک یہودی ریاست کو راز ہی نہیں دیتا بلکہ اس کی ایٹمی قوت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر رہا ہے تو اسے یہ حق کہاں سے مل گیا ہے۔ امریکہ خود بھی تباہ کن ایٹمی و کیمیائی ہتھیار بنائے اور جسے چاہے اس کی اس میدان میں مدد کرے مگر کوئی پوچھنے والا نہیں، تو پھر اسے کیا حق پہنچتا ہے کہ دوسروں کو روکے۔ دیگراں را نصیحت، خود را فضیحت۔ مختصر یہ کہ امریکہ کا یہ مطالبہ ہی باطل ہے کہ (امریکہ کے سوا) کوئی کسی کو ایٹمی ٹیکنالوجی نہ دے۔ ساری دنیا کو اس کا نوٹس لینا چاہیے، خصوصاً عالم اسلام کو اس دھونس دھاندلی کا جواب متحد ہو کر دینا چاہیے۔ خدانخواستہ اگر سارا عالم اسلام بھی متحد و منظم نہیں ہوتا تو کم از کم مہاتیر محمد جیسے شعلہ نوا رہنما اس کے ساتھ ہی تنظیم و اتحاد کا کوئی رشتہ مضبوط کر لینا چاہیے۔

بہر حال ملک کے محسنوں اور ملت کے مخلص خادموں کے خلاف حکومت کا یہ رویہ از حد تکلیف دہ ہے۔ یہ ہماری فکری غلامی کی انتہا ہے کہ بدترین دشمن کے کہنے پر بہترین محسنوں کو سزا دینے کے لیے تیار ہو جائیں۔ پاکستان میں بالی ووڈ مناتے پھرتے ہیں، غداروں کی بھی کوئی کمی نہیں۔ بھارت کی غلامی کے لیے پیچ و تاب کھانے والے ضمیر فروشوں کی بھی قلت نہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ قوم منظم ہوتی اور کالی بھیڑوں کا کوئی بندوبست کرتی مگر ایسا اس لیے نہیں ہو سکتا کہ امریکہ ایسی ساری کالی بھیڑوں کا سرپرست ہے اور قوم ابھی منتشر ہے۔ امریکہ مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے لیے انہیں لہو و لعب میں مبتلا دیکھنا چاہتا ہے۔ ہمارے ذرائع ابلاغ کو دیکھیے، انہیں خدا یاد ہے نہ خدا کا رسول ﷺ، پاکستان کی اساس یاد ہے نہ اس کی منزل، انہیں صرف امریکہ کی رضا یاد ہے۔ نوجوان نسل کو بگاڑنے کے لیے کیا کچھ نہیں کر رہے۔ امریکہ پھر بھی راضی نہیں ہوا مگر نوجوان نسل بہت حد تک شرم و حیا سے دور ہو چکی ہے اور بڑی تیز رفتاری سے دور ہو رہی ہے۔

امریکہ تعلیمی اداروں میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے بچوں اور نوجوانوں کے بھی درپے ہے۔ اس کی اس آرزو کو بھی شاید اب تک کسی حکومت نے اتنی پذیرائی نہیں بخشی جتنی موجودہ حکومت بخش رہی ہے۔ ہماری اس پیاری حکومت کے دور میں جو چیز بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے وہ ہے، دہشت گردی اور مہنگائی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صدر محترم نے وطن عزیز کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم نام نہاد 'لشکر طیبہ' اور نام نہاد 'جیش محمد' پر پابندی لگا کر قوم کو ایک بہت بڑے عذاب سے بچا لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امت کے اسی فیصد طبقے کو مشرک کہنے والے اور اکابر اسلام کو جنھوں نے اپنے اپنے دور میں اسلام کی بہترین تبلیغ کر کے بہترین نتائج حاصل کیے، مشرک کہنے والے مجاہد ہو سکتے ہیں نہ اسلام کے خیر خواہ۔ یہ تو ملت کی ساری تاریخ کو مسخ کرنے والے بہروپیے ہیں جو اندر ہی اندر اسلام دشمنوں کے آلہ کار ہیں۔ ہم ایک عرصے سے یہی کہتے تھے مگر بھارت نے امریکہ کے اشارے پر جن دہشت گردوں کا حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا

ہے۔ ان میں بھی لشکر طیبہ کے حافظ سعید اور جیش محمد کے سربراہ اظہر مسعود کا نام نہیں آیا گویا بھارت کو ان سے کوئی خطرہ نہیں۔ بہر حال اس قسم کی جہادی یعنی فسادی تنظیموں پر پابندی لگانا ایک مستحسن اقدام ہے مگر چاہیے تو یہ تھا حکومت اصل جہاد کو برقرار رکھتی اور پوری قوم بالخصوص فوج کو جذبہ جہاد سے سرشار کرتی۔ مگر حکومت نے ایسا نہ کر کے بعض لوگوں کو یہ کہنے کا موقع فراہم کیا کہ حکمران جہاد ہی کے خلاف ہیں کیونکہ امریکہ کا اصل مشن یہی ہے۔ اس کے تابع فرمان حکمران جہاد کا نام تک نہیں لیتے بلکہ یہ بھی سنا گیا ہے کہ اسلامیات کی کتابوں سے جہاد کی آیات نکالی جا رہی ہیں۔ ہماری وزیر تعلیم میں دوپٹے کے سوا شاید کوئی بھی اسلامی بات نہیں ہے۔

واقعی اسلام امن وعدل کا دین ہے، اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر دہشت گرد کون ہے؟ کیا یہ تو نہیں کہ بش جیسے فرعون سے لیا جائے کا جو خود دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے اور ساری دنیا کی دہشت گردی کا اصل سبب ہے۔

جناب صدر! آپ بار بار دہشت گردی کے خلاف جنگ پر زور دیتے ہیں تو کم از کم دنیا کے اس سب سے بڑے دہشت گرد کے خلاف جہاد کیوں نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ محاذ آرائی سے ڈرتے ہیں تو کم از کم اس کی ناجائز ناز برداری بھی چھوڑ دیں۔ ہاں ہاں اپنی امی جان سے پوچھ لیں انہیں یاد ہوگا، جب آپ دنیا میں آئے تھے تو آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی گئی تھی۔ دونوں میں اللہ اکبر اللہ اکبر کا تکرار بار بار (۴) دفعہ ہوتا ہے۔ موجودہ سائنس نے اس کی افادیت تسلیم کر لی ہے کہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو ساتھ اس کی قوت حافظہ (Memory) بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ اکبر کا مطلب یہی ہے کہ سب سے بڑا اللہ تعالیٰ ہے، امریکہ یا کوئی اور نہیں، لہٰذا ڈرنا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، حضور پرنور ﷺ نے فرمایا راس الحکمۃ مخافۃ اللہ (بہترین دانائی اللہ تعالیٰ کا خوف ہے) تو از راہ کرم اے صدر محترم اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اور باقی سب سے بے خوف ہو کر عقل و دانائی کا ثبوت دیجئے۔

پھر اسی اذان میں اور اقامت میں چار بار حضور پرنور ﷺ کی رسالت کی شہادت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یعنی مسلمان کو پہلے دن سے ہی یہ سبق بھی دیا جاتا ہے سب سے بڑے اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے نائب حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیات واکمل الصلوات واجمل التسلیمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور نبی ﷺ کی شرم، یہی تو مسلمان کا سرمایہ حیات ہیں۔ از راہ کرم خود ان سے آراستہ ہو کر پوری قوم کو ان سے آراستہ کیجئے۔

ہاں ہاں! آپ اپنے دور کی معاشی ترقی کا بھی ذکر فرماتے ہیں مگر یہ بھی فرمائیے غریبوں کو اس سے کیا ملا۔ لوگ فاقوں سے تنگ آ کر اور پھر ڈاکوؤں، افسروں، سپاہیوں کی لوٹ کھسوٹ سے پریشان ہو کر خودکشی پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں اور آپ پھر بھی کسی 'موہوم' اور 'خیالی' ترقی کا ذکر کرتے ہیں تو یہ آپ کی شان کے خلاف ہے۔

جناب صدر! آپ سے بڑی توقعات وابستہ تھیں، اس لئے بھی کہ آپ سید ہیں، یہ بھی کہا جاتا تھا آپ ایشیا کے سب سے بڑے کمانڈو (اور بہادر مجاہد) ہیں، لوگوں نے نواز شریف سے ناراض ہو کر آپ کو کارگل کا ہیرو سمجھنا شروع کر دیا تھا، امید تھی کہ آپ مرد آزاد ہیں اور قوم کو آزادی کا نئے سرے سے تحفہ دیں گے۔ حضرت اقبال کی نسبت سے ہم اقبالی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارے اقبال نے سچ فرمایا

گریز از طرز جمہوری غلام پختہ کارے شو
کہ از مغز دو صد خر فکر انسانے نمی آید

اس لئے بھی آپ سے بڑی توقعات تھیں مگر اب وہی حال یعنی

ہوئی جن سے توقع خستگی کی داد پانے کی
وہ ہم سے بھی زیادہ خستۂ تیغ ستم نکلے

بہر حال جناب صدر! فرمائیے کیا ہم آزاد نہیں۔

☆—☆—☆

اتحاد ملت کی ضرورت و صورت (۱۴)

محمد حسین

مسلمانوں کی پچھلی اور موجودہ صورت حال:

صدر الافاضل حکیم سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اطیب البیان کے مقدمے میں لکھتے ہیں۔

''آج مسلمانوں کی جو دردناک حالت ہے اس نے دردمندان اسلام کو بے چین کر دیا ہے۔ سرد آہیں کھینچ کھینچ کر رہ جاتے ہیں۔ سینہ تھام لیتے اور رو پڑتے ہیں۔ دشمنان دین کی جرأتیں اور بیباکیاں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں۔ انھیں اسلام کے دعویداروں میں سے اپنے مؤید و حامی مل جاتے ہیں جو کفار کی خوشنودی کے لئے ایسی ایسی حرکات کر گزرتے ہیں جن کی جرأت یک بیک کفار کو ہرگز نہ ہو سکتی۔

موجودہ صدی سے قبل مسلمان ہر حیثیت سے اعلیٰ نظر آتے تھے۔ ان میں وضعداری بھی تھی، غیرت اسلامی بھی، دنیا میں ان کا وقار بھی تھا، اعتبار بھی، رعب و ہیبت بھی، قوت و شوکت بھی، کفار ان کے خوف سے کانپتے تھے۔ کسی کو کیا مجال تھی کہ شریعت طاہرہ یا نبی کریم ﷺ کی شان میں زبان کھول سکتا یا کوئی ناقص بات بول سکتا۔ مگر آج کفار کی دریدہ دہنی اور بدزبانی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ وہ شرع مطہر اور بزرگان دین و اکابر اسلام پر سخت ناپاک حملے کرنے اور افترا و بہتان اٹھانے کے عادی و خوگر ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کی دل آزاری اور اسلام کی توہین ان کا شیوہ و پیشہ ہو گیا ہے۔ یہ کیوں اور اس کا باعث کیا؟

اس کا سبب صرف یہ ہے کہ خود مسلمانوں سے ایسے فرقے پیدا ہو گئے ہیں، جنھوں نے حرمت اسلام پر ہاتھ صاف کئے۔ بزرگان دین و اولیائے کرام بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حق میں بے ادبی اور گستاخی ان کا شغل ہو گیا۔ مسلمانوں نے ان سے نفرت و بیزاری ظاہر کرنے میں بہت کوتاہی کی۔ ان کے ساتھ میل جول ربط ضبط جاری رکھا۔ اس سے ان کی جرأتیں بھی بڑھیں اور وہ بزرگان اسلام پر بے خوف و خطر تبرا کرنے لگے۔ ناقص سے ناقص کلمات چھاپ چھاپ کر شائع کرنے لگے۔

اول اول تو کفار ان کی کتابوں کو بخوشی دیکھتے تھے کہ مسلمانوں سے چھپ کر، پھر ان کی دلیری اور مسلمانوں کا اس سے متاثر نہ ہونا دیکھ کر ان میں بھی دلیری پیدا ہوئی اور وہ مسلمانوں کو ان لوگوں کے کلمات سناتے اور کبھی کبھی ان پر اظہار افسوس بھی کر دیتے لیکن جب انھوں نے تجربہ کر لیا کہ مسلمان اس کا کوئی گھوج سے کچھ اثر نہیں لیتے اور بزرگان اسلام کے بدگویوں کے ساتھ ان کے میل جول میں کوئی فرق نہیں آتا تو انھیں یقین ہو گیا کہ اسلامی غیرت و حمیت مر چکی۔ اب انھوں نے بھی زبان کھول دی، طوفان برپا کر ڈالے اور جب تک مسلمان اپنی غیرت و حمیت کا ثبوت نہ دیں اور شریعت کے مخالف اور انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء عظام کے بدگویوں کے ساتھ مخالطت و مصاحبت میل جول ترک نہ کریں، یہ فتنہ جاری رہے گا۔

وہابیت کے دو اصول:

یہی صدر الافاضل علیہ الرحمہ اسی اطیب البیان میں فرماتے ہیں (ضروری اختصار کے ساتھ)

(وہابیت کے) ان دو اصولوں میں سے

۱۔۔۔ یہ ہے کہ اسلاف کرام اور بزرگوں کی اتباع نہ کرنا چاہئے۔

۲۔۔۔ یہ ہے کہ علمائے دین اور ائمہ مجتہدین کی پروا نہیں کرنی چاہئے۔ ہر شخص قرآن و حدیث سمجھتا ہے، اس کے لئے بڑا علم درکار نہیں۔

یہ دونوں اصول جس طرح وہابیت کو رواج دینے کے لئے ضروری ہیں، ایسے ہی ہر بدمذہبی کے لئے لازم ہیں۔

یہ ظاہر ہے جب تک کوئی آدمی اپنے بزرگوں کے طریقے کو نہ چھوڑے اس وقت تک کوئی آدمی اسے

گمراہ نہیں کر سکتا۔ جب بھی اس سے اس کے دین کی کوئی بات چھڑانے کی کوشش کی جائے گی وہ یہ کہہ کر خاموش کرا دے گا کہ اپنے بزرگوں کا طریقہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اب اگر گمراہ کرنے والا دوسرے طریقے سے بہکائے کہ تمہارا یہ عمل قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ جواب دے گا کہ قرآن وحدیث پر میرا ایمان ہے لیکن یہ بات میں اپنے علماء سے پوچھوں گا اگر وہ کہیں گے کہ قرآن وحدیث میں ایسا ہے تو میں سر جھکا کر تسلیم کر لوں گا۔ اور اگر انہوں نے فرمایا کہ قرآن وحدیث میں ایسا نہیں ہے تو ان کے مقابل میں آپ کی بات ماننے کو تیار نہیں۔ یہ جواب سن کر بے دین گمراہ کنندہ کی ہمت ٹوٹ جائے گی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ قرآن وحدیث کا نام لے کر جاہل کو بہکایا جا سکتا ہے مگر وہ عالم کے پاس گیا تو حقیقت کھل جائے گی۔ اس لئے وہ ضروری سمجھتا ہے کہ پہلے علماء کی طرف سے بدظن کرے اور ان سے قطع تعلق کرائے۔ تمام گمراہ فرقے ان اصولوں پر کاربند ہونے کیلئے تیار ہیں۔ سب سے پہلے روافض وخوارج نے یہی طریقہ اختیار کیا اور مسلمانوں کو ان کے بزرگوں یعنی حضور اکرم ﷺ کے اصحاب کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے بدظن کرنے کی کوشش کی۔ جن پر ان کا یہ جادو چل گیا ان کو دین سے منحرف کر کے گمراہ کر دیا اور جو بزرگوں کے دامن سے وابستہ رہے، گمراہ کرنے والوں سے اور گمراہی سے بچ گئے۔

مولانا اسماعیل دہلوی: نے عبدالوہاب نجدی کی طرح انہیں دو اصولوں پر اپنے مذہب کی اشاعت کا آغاز کیا۔ بزرگان دین اور علمائے کرام کے خلاف ابھارنے کا اور ان سے قوم کو بے نیاز کرنے کا انداز ملاحظہ ہو۔

"اس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کئی راہیں چلتے ہیں۔ کتنے پہلوں کی رسموں کو پکڑتے ہیں۔
کتنے قصے بزرگوں کے دیکھتے ہیں اور کتنے مولویوں کی باتوں کو جو انہوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہیں،
سند پکڑتے ہیں اور کتنے اپنی عقل کو دخل دیتے ہیں"۔ (تقویت الایمان)

یہ وہابیت کا پہلا اصول ہے جس میں متقدمین کے طریق، بزرگوں کے حالات، علماء کے ارشادات اور عقل کے فیصلے سب سے روکا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر طرف سے آنکھ بند کر کے مولوی اسمٰعیل صاحب کے حکم کو مان لو۔ اب آیئے قرآن پاک سے فیصلہ لیں۔ سورہ الفاتحہ جو روزانہ نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے اس میں خود شہنشاہ حقیقی نے اپنے بندوں کو دعا کا طریقہ سکھاتے ہوئے صراط مستقیم یعنی سیدھی راہ پر چلنے کی استدعا سکھائی ہے۔ یعنی بندے یوں دعا کریں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ (الفاتحہ:۵)

ترجمہ: (اے مولا) ہمیں سیدھے راستے پر چلا

اب رہ گیا کہ مولا کی نظر میں صراط مستقیم یا سیدھے راستے کی پہچان کیا ہے اس لئے کہ

كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ (المومنون:۵۳)

ترجمہ: ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہے۔

یعنی ہر گروہ اپنے مذہب کو سچا اور اپنے راستے کو سیدھا سمجھتا ہے لہذا ضروری تھا کہ خود قرآن پاک نازل کرنے والا اللہ اس کی وضاحت فرما دیتا، چنانچہ اس نے صراط مستقیم کی وضاحت بھی ساتھ ہی اسی سورہ فاتحہ میں کر دی اور فرمایا

﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾

ترجمہ: راستہ ان کا جن پر تو نے احسان وانعام کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے راستے کو اپنا راستہ قرار دیتا ہے اور اس پر چلنے کی دعا تلقین فرمایا اور مولوی اسماعیل صاحب اس کے بالکل برعکس پہلوں کی رسموں، بزرگوں کے حالات، علماء دین کی توثیق اور عقل کے ارشاد سب کو چھوڑنے کا حکم دے رہے ہیں۔

اسمٰعیل دہلوی وہابیت کے دوسرے اصول یعنی علماء دین اور ائمہ مجتہدین سے بے نیاز ہو کر ہر شخص کو خود قرآن وحدیث سمجھنے کی ہدایت یوں فرماتے ہیں۔

"اور یہ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ ورسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے، اس کو بڑا علم چاہئے، ہم کو وہ طاقت کہاں کہ ان کا کلام سمجھیں اور اس راہ پر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے۔ سو ہماری کیا طاقت کہ اس

کے موافق نہیں بلکہ ہم کو یہی باتیں کفایت کرتی ہیں۔ سو یہ بات غلط ہے اس واسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے
کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف صریح ہیں۔ ان کا سمجھنا مشکل نہیں۔" (تقویت الایمان)
غرض مولانا نے اس بات پر بار بار زور دیا ہے کہ اللہ رسول کے کلام کو سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہئے۔
آیئے قرآن پاک ہی سے فیصلہ کرائیں۔ اللہ جل مجدہٗ فرماتا ہے
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ۝ (العنکبوت:۴۳)
ترجمہ: یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر عالم
اسمٰعیل کا یہ دعویٰ کہ قرآن پاک سمجھنے کے لئے علماء کی ضرورت نہیں، قرآن پاک کے بالکل خلاف ہے (اس مدعا پر بکثرت آیات پیش کی جا سکتی ہیں ایک یہی ہے بعض آئندہ آئیں گی)

مولانا مودودی کا کارنامہ:

آپ نے دیکھا برعظیم پاک و ہند کے اولین وہابی، نے بھی اگرچہ اسلاف سے بدظن اور بے نیاز کرنے کی پوری کوشش کی مگر پھر بھی ان کا نام لینے کی جرأت اسے بھی نہیں ہوئی۔ سیدنا حضرت امام غزالی قدس سرہ کی علمی کاوشوں کو ہمیشہ احترام سے دیکھا گیا اور ان کے پر اثر طرز بیان سے بگڑے ہوئے مزاج راہ پر آتے رہے، عالم اسلام کو اپنے عظیم محسن پر ہمیشہ ناز رہا، مگر مولانا مودودی نے نام لے کر ان کی عیب جوئی کی اور اپنے عقیدت مندوں کو حضرت امام قدس سرہ کی عقیدت سے محروم کر دیا۔
نجانے ایسے بزرگوں کو جو خود اسلام کی صداقت کی ایک دلیل ہوتے ہیں، مولانا مودودی ان کے خلاف ہرزہ سرائی کر کے اسلام کی کیا خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں

> امام غزالی کے تجدیدی کاموں میں علمی اور فکری حیثیت سے چند نقائص بھی تھے اور وہ تین عنوانات پر تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ ایک قسم ان نقائص کی جو حدیث کے علم میں کمزور ہونے کی وجہ سے ان کے کام میں پیدا ہوئے۔ دوسری قسم ان نقائص کی جو ان کے ذہن پر عقلیات کے غلبے کی وجہ سے تھے اور تیسری قسم ان نقائص کی جو تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ مائل ہونے کی وجہ سے تھی۔ (تجدید و احیائے دین)

یہی وہ امام غزالی قدس سرہٗ ہیں جن کی شان میں جلال الدین اکبر کے درباری ملا ابو الفضل نے ایک بے ادبی کا لفظ کہہ دیا تو حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ ناراض ہو گئے اس نے معذرت کی تو پھر اسے معاف کیا۔ (یہ آپ کے شباب کا واقعہ ہے) یہی وہ امام ہیں جن کے بارے میں امت کے مختلف افراد کو اس قسم کے اشارے ہوتے رہے۔ حسنات العارفین کی ایک روایت کے مطابق حضور پر نور ﷺ کسی خوش نصیب کے خواب میں تشریف لائے تو اس نے بعض مشاہیر امت کے بارے میں سوال کیا امام غزالی علیہ الرحمہ کے بارے میں پوچھا تو جواب عالی تھا
فَازَ بِمَقْصُوْدِهٖ ﴿وہ اپنے مقصود کو پا گیا﴾
اسی قسم کا تاثر رہا ہے ان کے بعد آنے والے اولیاء کا، برامت میں کرامت کو اعتماد کا پیام دینے والے مودودی صاحب کی راہ اس کے برعکس ہے۔
اس سلسلے میں اور بھی کئی مکاشفات پیش کئے جا سکتے ہیں، یہ صوفیہ کرام کے ہوں گے اور ان کی قدر بارگاہ خداوندی میں ہو تو ہو بارگاہ مودودیت میں کوئی حیثیت نہیں، ایسے حوالے بھی پیش کیے جا سکتے ہیں کہ غیر مسلم مستشرقین انہیں (یعنی حضرت امام غزالی قدس سرہ العالی کو اسلام کی حقانیت کی دلیل سمجھتے ہیں) مگر وہ تو غیر مسلم ہیں، حضرت مودودی کو اس سے کیا غرض انہیں تو گویا پاکان امت کی عیب جوئی اور عیب گوئی کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ ورنہ وہ حضرت اقبال جنہوں نے مودودی صاحب کو پٹھانکوٹ بلایا تھا ان سے پوچھ لیجئے۔ انہیں دور حاضر کے مسلمانوں کی المناک صورت حال کی ایک وجہ یہ نظر آئی ہے

> ع
> قلندر رہ گیا، تلقین غزالی نہ رہی

ایک یہ حضرت ہیں کہ غزالی کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی:

یہی امت مسلمہ کے عموماً اور برعظیم کے مسلمانوں کے خصوصی محسن ہیں۔ آپ نے اپنے دور کے فرعون اعظم جلال الدین اکبر کا مقابلہ کیا اور اسلام کو حیات تازہ بخشی۔ عموماً مورخین کا خیال ہے اگر اکبر کو کچھ اور مہلت مل جاتی تو چار پانچ سال میں برصغیر سے اسلام کا (معاذ اللہ) نام و نشان مٹ جاتا۔ حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ نے نہ صرف ملک کے طول و عرض میں اسلام کا ڈنکا بجایا بلکہ خود ظل اعظم اکبر کی اولاد کو کفر و ارتداد سے بچایا۔ حتیٰ کہ جہانگیر جس نے آپ کو

قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار کیا تھا آخر اسلام کا پاسبان بن گیا اس کا بیٹا شاہجہان اس سے بھی سبقت لے گیا اور اس کا پوتا اورنگزیب خود اپنی صدی کا مجدد قرار دیا گیا۔ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تحریک تجدید دین آپ کے جانشین قیوم ثانی حضرت سیدنا محمد معصوم قدس سرہ کے دور میں پورے عروج پر آ گئی اور دنیا کے نصف سے زائد ملکوں کے بادشاہ آپ کے مرید تھے (جن میں ایک سچی اورنگزیب بھی تھا) یہ ہیں وہ مجدد رضی اللہ عنہ جو گویا تاریخ اسلام کے مجدد اعظم ہیں مگر مودودی صاحب ان سے بھی ناراض ہیں، اور انھیں ناقص سمجھتے ہیں

حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے انھیں کی بارگاہ میں بار بار جو ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے، کون سا باخبر اس سے بے خبر ہے، مثلاً ایک پوری نظم جس کے ابتدائی اشعار کچھ یوں ہیں۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

اس کے علاوہ بھی کئی مقامات پر آپ کے ذکر خیر کی سعادت حاصل کی۔ مثلاً بال جبریل کی پوری غزل کی ردیف "اے ساقی" میں ساقی سے مراد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔ جناب مودودی صاحب نے حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ ہی ان کے خلفاء بلکہ سارے سلسلے کی نفی کر دی ہے، خصوصاً حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نام لیا ہے۔ اس باب میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہیں جو برصغیر کے سب سے بڑے عالم ہیں، جنھوں نے احمد شاہ ابدالی کو دعوت دے کر مرہٹوں کی خطرناک اسلام دشمن طاقت کو تہس نہس کر دیا۔ اللہ کی اور اس کے رسول کریم ﷺ کی ان پر بے شمار مہربانیاں ہیں، خصوصاً ایک واقعہ انھیں کی زبان سے سنئے جسے عربی سے اردو میں منتقل کیا جاتا ہے

در الثمین فی مبشرات النبی الامین میں تیسری حدیث کے تحت فرماتے ہیں

حسنین رضی اللہ عنہما کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر تشریف لائے ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں قلم ہے، ایسا کہ اس کی نوک ٹوٹی ہوئی ہے۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا کہ مجھ کو قلم عنایت کریں اور فرمایا هٰذَا قَلَمُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (یہ میرے نانا جان رسول اللہ ﷺ کا قلم ہے) پھر آپ نے ہاتھ میں روک لیا اور فرمایا امام حسین رضی اللہ عنہ اسے درست کر دیں سو امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنوار کر مجھے عنایت فرمایا۔ پھر چادر آئی تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسے اٹھا کر فرمایا هٰذَا رِدَاءُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (یہ میرے نانا جان حضور ﷺ رسول خدا کی چادر ہے) پھر مجھے اوڑھائی۔ اس روز سے میرا سینہ علوم شریعت میں کتابیں تصنیف کرنے کے لئے کھل گیا، والحمد للہ

یہ ہیں وہ مجدد الف ثانی اور یہ ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کی عظمت پر جناب مودودی نے محسن کشی کرتے ہوئے یوں تیر اندازی کی ہے۔

"پہلی چیز جو مجھ کو مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے خلفاء تک کے تجدیدی کاموں میں کھٹکی ہے، وہ یہ ہے کہ انھوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا اور ان کو پھر وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی۔ (تجدید و احیائے دین)

افسوس! ساری ملت کو بیمار قرار دینے والے مودودی صاحب کو عمر بھر اپنی بیماری کی تشخیص کا موقع نہ ملا۔ ساری تاریخ اسلام اٹھا کر دیکھ لیجئے کیا ایسا دریدہ دہن کوئی اور بھی گزرا ہے، جس کی آنکھ میں کسی بڑے سے بڑے انسان کی حیا نہ ہو کہ فرمایا حضرت مولائے روم قدس سرہ نے

[illegible]

خاص نگاہ کرم ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانی [illegible])

اور ان کے ساتھ ہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible] [illegible]

[illegible]

مولانا مودودی کا کردار

[illegible]

[illegible] مجھے بتایا کہ میری والدہ کا [illegible]

پھر مولانا نے مجھے نصیحت کی کہ اس معاملے میں [illegible] [illegible]

دیکھا مودودی صاحب کا طرز عمل [illegible] [illegible]

[illegible]

درسِ قرآن

اہل جنت

غلام مصطفیٰ

فرمان کبریا ہے

[illegible]

بعد؟ تو اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو اور روشن چہرے والوں سے (کہا

[illegible]

اشارات

[illegible]

سیاہ چہرے والا گروہ جو عذاب الٰہی کا سزاوار ہوگا۔

اب دیکھنا یہ ہے روشن چہرے والا گروہ کونسا ہے اور سیاہ چہرے والا [illegible]

[illegible]

والسنة و تسود وجوه اهل البدع والاهواء یعنی قیامت کے دن اہل [illegible] ہو گے۔ (تفسیر در منثور، تفسیر مظہری، تفسیر قرطبی، تفسیر فتح القدیر)

[illegible] کرایا ہے تبیض وجوه اهل السنة والجماعة و تسود وجوه اهل البدع والضلالة "(تفسیر در منثور، تفسیر مظہری، تفسیر قرطبی)

[illegible] کے نام ہی بدعت ہیں تو کام کیوں نہ بدعت ہوں گے؟

[illegible] مقلد، دیو بندی، اہل حدیث، وہابی کہلوایا تھا، یہ سب اصطلاحیں صدیوں [illegible]

[illegible] ظاہری میں لوگ اہل سنت تھے۔ (منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد [illegible])

☆ — حضرت امام ابو بکر ابن سیرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، پہلے زمانہ [illegible] اہل بدعت کی روایت کو نہ قبول کرتے۔ (مقدمہ مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۱) گویا

[illegible] اہل سنت [illegible]

[illegible]

[illegible] اہل سنت وجماعت کی [illegible]

[illegible] امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کی تحقیق سے [illegible]

[illegible] سے حاصل کیا تھا، جو شخص اس مذہب کے خلاف [illegible] اہل سنت

جماعت کے نزدیک "بدعتی" ہے۔ (منہاج السنہ جلد ۲ ص ۱۵۶)

یاد رہے کہ اہل سنت وجماعت کے مبارک گروہ میں اولیاء کرام [illegible] اس گروہ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ آپ کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

حمد و نعت

[illegible]

[illegible] مست مست

[illegible] مست مست

[illegible] مست مست

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

اپنا عاشق بنا، مجھ کو مدہوش کر دے

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

[illegible]

[illegible] مست مست

☆ ☆ ☆

اہل سنت

درس حدیث

غلام مصطفیٰ

[illegible]

اشارات

[illegible]

شامل [illegible] ہے

حضرت [illegible] علیہ [illegible]

[illegible] اہل سنت و جماعت [illegible]

[illegible]

☆ حضرت [illegible]

کی اہل سنت [illegible]

رہا ہے [illegible]

☆ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہے" (الغنیۃ [illegible])

پھر فرماتے ہیں [illegible]

[illegible] کے طریقے پر کار بند ہے [illegible]

☆ ..... حضور مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں "حق [illegible] اہل سنت و جماعت ہے، ان کے مطابق اپنے عقائد کو درست کرنا چاہئے [illegible]

[illegible] فرماتے ہیں [illegible] اہل سنت کی مخالفت [illegible]

[illegible]

☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں [illegible]

[illegible] اعظم مذہب اہل سنت و جماعت ہے [illegible]

[illegible] مشہور [illegible]

[illegible]

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں [illegible]

حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کے سوا [illegible] ہو چکے ہیں [illegible]

سواد اعظم کی پیروی ہے اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج ہے۔

[illegible]

☆ حضرت امام [illegible] علیہ الرحمہ فرماتے ہیں [illegible]

سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں اور ان کا طریقہ [illegible] ﷺ [illegible]

کرام کے مطابق ہے [illegible]

☆ حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں [illegible] مستقیم [illegible] اہل سنت و

جماعت ہے [illegible]

☆ ..... حضرت امام اوزاعی علیہ الرحمہ امام ثوری علیہ الرحمہ کی وصیت نقل فرماتے

ہیں " تو صرف ان آدمی کے پیچھے نماز پڑھ [illegible] تجھے [illegible]

گروہ اہل سنت ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] (۳۴۹)

[illegible] ہیں، اہل ایمان یعنی اہل سنت

[illegible]

[illegible] اہل سنت

[illegible]

[illegible]

[illegible] اہل سنت و جماعت ہیں [illegible]

[illegible] اہل سنت و جماعت [illegible]

[illegible]

[illegible] تیری

☆ [illegible] لکھتے ہیں [illegible] اہل سنت و جماعت سے

[illegible]

☆ [illegible] لکھتے ہیں [illegible] اہل سنت [illegible]

[illegible]

[illegible] کی رحمت ہیں

☆ علامہ [illegible] لکھتے ہیں "ہندوستان کے اکثر مسلمان

[illegible] مذہب اہل سنت و جماعت میں جاری ہے [illegible]

[illegible] لکھتے ہیں [illegible] پہلے سب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] غیر مقلد وہابی، دیوبندی،

[illegible] کے تسلط کے بعد آئے اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں یہی اور امت مرحومہ کو پاش

پاش [illegible] انہی فرقوں کے امام ہیں، کاش

[illegible]

[illegible]

محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے

دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

☆ ☆ ☆

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

پروفیسر محمد حسین آسی

ادب و تعظیم کی برکات۔

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔

[illegible]

[illegible] قرآن لکھا گیا۔

[illegible]

[illegible] یعنی خدمت انبیاء علیہم السلام " (تفسیر خزائن العرفان)

[illegible]

[illegible]

کون نہیں جانتا شیطان لعین نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا۔

[illegible] (الاعراف۔۔۔۱۲)

ترجمہ: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

[illegible]

[illegible]

یہاں چلتے چلتے [illegible]

[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام ہی مراد ہیں کیونکہ [illegible] حضرات انبیاء کرام (علیہم السلام) چند وجوں سے [illegible] ہوئے

۱۔ ایک پیکر یا سوال اور منتی چیز کے مجموعہ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ [illegible]

۷۔ [illegible]

خلاصہ یہ کہ اللہ کے انبیاء و مرسلین [illegible] کا ادب کرے گا بامراد رہے گا اور جو بے ادب [illegible] ہو گا

پہلے رب سے یہی قانون ہے اور قیام قیامت تک [illegible] رہے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں فرعون کے [illegible] فرمایا

[illegible] (۶۵)

ترجمہ [illegible] بولے اے موسیٰ یا تو تم ڈالو [illegible] پہلے [illegible]

تفسیر نورالعرفان میں اس کے تحت فرمایا

"اللہ تعالیٰ کو [illegible] جادوگروں کا یہ ادب بہت پسند آیا کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام پر پیش قدمی نہ کی بلکہ ادب سے اجازت چاہی [illegible] نصیب ہوئی"

([illegible])

حضور پرنور ﷺ کا ادب

[illegible]

خواجہ لولاک لما علیہ التحیۃ والثناء کے بارے میں محتاط رہیں کیونکہ اگر [illegible]

[illegible]

[illegible] کا سبب بن جاتی۔

[illegible] ﷺ [illegible]

مختصر یہ کہ [illegible] سب کو راضی کر لیا اور منافقین نے بے ادبی کر کے خدا کا غضب [illegible] سورۃ الفاتحہ میں دعا کرتے ہوئے اپنے اللہ سے جو کچھ مانگنے کی تلقین [illegible] ہے

[illegible] غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ترجمہ: [illegible]

صراط مستقیم [illegible]

مغضوب علیہم (جن پر غضب ہوا)

[illegible]

[illegible]

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ (القلم — ۴)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

لفظ سلام کا ادب

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

توریت کا ادب

[illegible]

جامی علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا

[illegible]

انبیاء کرام علیہم السلام سے منسوب تصویریں

[illegible] مکہ شریف کے اندر اور اردگرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے [illegible]

[illegible]

ہو گئیں (مصنف ابن ابی شیبہ)

[illegible]

قبلہ کا ادب

[illegible]

مساجد کا ادب، زمزم کا ادب، آبِ وضو کے بقیہ کا ادب۔

[illegible]

فهو عند الله حسن وما [illegible]

[illegible]

بھی وہ اچھا ہے اور جس کو وہ برا سمجھیں اللہ کے نزدیک بھی وہ برا ہے

[illegible]

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے [illegible]

[illegible]

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ادب

[illegible] صف میں کھڑے ہوگئے [illegible]

[illegible] (بخاری شریف)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ادب کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے

قَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِیِّ [illegible]

[illegible]

... 17 دفعہ ذکر کیا گیا ہے

سچے نبیؐ بذات قرآنی آئینہ

[illegible]

شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا طرز ادب

[illegible]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرز ادب

[illegible]

حضرت مولا علی [illegible] کا طرز ادب

[illegible] حدیبیہ کے دن تحریر ہوا جس میں یہ عبارت تھی

﴿ھذا ما کاتب علیہ محمد رسول اللہ﴾

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرز ادب:

[illegible]

اسامہ بن شریک ... اور بدوے کا ادب

[illegible]

دربار رسالت میں صحابہ کرام ...

[illegible]

جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں

[illegible]

اختیاراتِ مصطفوی

[illegible] زادہ
حافظ شفقت احمد

[illegible]

[illegible]

(کنز الایمان، آل عمران ۹۷)

اس فرمانِ خداوندی کے مطابق قیامت تک پوری دنیا کے صاحب [illegible]

[illegible]

کہا تو ایک بار فرض ہو گیا اگر میں ہر سال کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو [illegible]

[illegible]

اختیارات سے حکم صادر فرما دیا کہ مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والے حاجی "ذوالحلیفہ" سے احرام باندھیں شام کی طرف سے آنے والے "جحفہ" سے نجد کی طرف سے آنے والے "قرن المنازل" سے اور یمن کی طرف سے آنے والے "یلملم" کے مقام سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کے لیے مکہ شریف کی طرف روانہ ہوں (بخاری کتاب الحج باب مہل اہل مکہ للحج و [illegible]

[illegible]

کی نیت کرتے ہیں (ہوائی جہاز پر جانے والے سوار ہونے سے پہلے ہی احرام [illegible]

[illegible]

[illegible] (یا شلوار یا سلا ہوا تہبند) نہ عمامہ (ملکہ نگا سر رکھے حتی کہ اگر احرام کی [illegible]

[illegible]

عورت نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے (بخاری کتاب المناسک [illegible]

[illegible] ثوبان [illegible] (قرآن ۱۹۶) کے مطابق [illegible]

[illegible]

[illegible]

دینی تعلیمات ... [illegible] ... رہتے تھے

[illegible]

بوسہ نہیں لیا جا سکتا تو دور سے حجر اسود کو چھڑی لگا کر اس چھڑی کو چوم لیا جائے
اور اگر کوئی عذر شرعی ہو تو سوار ہو کر بھی طواف کیا جا سکتا ہے اور اگر [illegible]

[illegible]

(کتاب مناسک) اللہ تعالیٰ نے تو صرف طواف جس کا معنی چکر ہے کا حکم
دیا تھا [illegible] لیکن کی خاطر حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ
[illegible]
اور تیز دوڑنے والوں کی طرح [illegible]

[illegible]

طواف کے پہلے تین چکروں میں اسی طرح اکڑ کر چلنا ہوگا (رمل) اور پھر
طواف کعبہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی حد بیان نہیں فرمائی۔ لیکن آپ ﷺ
نے سات چکر مقرر فرما دیے تو قیامت تک کے لیے یہی قانون بن گیا۔ [illegible]

[illegible]

کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اگرچہ سعودی حکومت جدید طرز [illegible]

[illegible]

اور عورتوں کے اختلاط کو اسلام نے ناجائز رکھا ہے۔ لیکن [illegible]
کی ہے اور جس طرح مومن مردوں کے دلوں میں طواف کعبہ کا شوق ہوتا ہے

[illegible]

والے کے لیے لازمی ہو گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ [illegible]

[illegible]

اپنے میقات سے احرام باندھ کر آیا ہوگا اگر مکہ شریف سے عمرہ کے ارادے

[illegible]

[illegible] آپ ﷺ [illegible]

[illegible] جناب محمد مصطفیٰ ﷺ [illegible]

[illegible] شیطانوں [illegible]

[illegible] وقت [illegible] طرف [illegible]

[illegible] شیطان [illegible]

[illegible] سات کنکریاں [illegible] شیطانوں کو اسی طرح سات کنکری مار

[illegible] بڑے شیطان کو اسی طرح سات کنکریاں [illegible] اپنی رہائش گاہ پر

چلے جانا ہے [illegible] تیسرے دن بھی اسی طرح تینوں شیطانوں کو بعد دوپہر

کنکریاں مارنی ہیں [illegible] ظہر کی نماز [illegible] اور عصر کی نماز [illegible]

[illegible] کوئی تعلق نہیں ہوگا اور آپ

[illegible] سے کنکریاں ماریں گے۔ [illegible] طرح

[illegible] اب آپ

[illegible] آپ کا حج [illegible] مکمل ہو چکا ہے۔ [illegible]

[illegible] بیت اللہ

شریف [illegible] اور ہر طرح

[illegible] جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت

[illegible]

[illegible] اوقات کے [illegible]

[illegible] بڑے شیطان کو کنکر مارنا [illegible]

[illegible] سات [illegible]

تیرہ [illegible] شیطانوں کو کنکر مارنا [illegible] قربانی [illegible] حلق کے بعد [illegible]

[illegible] طواف [illegible] قربانی کے [illegible]

[illegible]

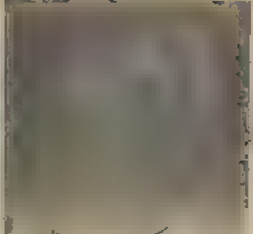
[illegible] مصطفیٰ [illegible] جو قیامت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ اس ناچیز [illegible] حقیقت

[illegible]

[illegible]

☆☆☆



حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

چند نقوش

[illegible]

دربار خداوندی میں پذیرائی:

جس طرح محسن انسانیت سید [illegible] حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مقدسہ [illegible] وصفات کی جامع [illegible] کی معراج ہے اسی طرح حضور ﷺ کے صحابہ کی سیرت و کردار کے [illegible] [illegible] مقام پر فائز ہیں۔ [illegible] مراتب [illegible] دعویٰ کوئی نہیں کر سکتا اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرنے کی جسارت کرتا ہے تو وہ گمراہ [illegible] ہے۔ [illegible] قدسی ہیں جنہوں نے [illegible] معصوم ﷺ سے آنکھوں کی روشنی اور دل [illegible] حاصل کیا [illegible] آپ کے [illegible] اپنی زندگی کا [illegible] بنایا [illegible] پر ترقی [illegible] اور مصائب و آلام کی آندھیاں ان کے [illegible] فدا [illegible] شدت [illegible] کہ [illegible] کی پرواہ تھی [illegible] ستاروں نے تہذیب [illegible] سیاست و معیشت کے [illegible] کفر [illegible] قہر و غضب کے [illegible] اور جور و جفا [illegible] میں [illegible] اس سیرت کو [illegible] ہدایت کی [illegible] اللہ تبارک و تعالیٰ کو ان [illegible] برگزیدہ بندوں کا جذبہ ایثار [illegible] اتنا پسند [illegible] قرآن مقدس میں مجموعی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی ان کی تعریف و تحسین کی گئی۔ مجموعی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جو اوصاف بیان کیے گئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ [illegible] سے متصف تھے بلکہ [illegible] ان میں وہ اوصاف پائے جاتے تھے [illegible] ایمان لائے ہجرت کی، مالی اور جانی جہاد میں [illegible] جب دنیا سے کوچ کا وقت آیا تو شہادت کا [illegible] نصیب ہو گیا [illegible] خواہش صحابہ کرام کے دلوں میں [illegible] کرتی تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جن مومنین کاملین کے بارے میں [illegible] ان میں فاروق رضی اللہ عنہ کا بہت بلند مرتبہ ہے [illegible] تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے [illegible] کفار کے لیے بے حد سخت ہیں آپس میں [illegible] ہیں۔ عبادت گزاری کا یہ عالم ہے کہ ان کے چہروں سے [illegible] سجدوں کے جبینوں پر ظاہری نشان بھی مراد [illegible] حقیقت [illegible] سے مراد خشیت الٰہی، تواضع [illegible] [illegible] عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں یہ تمام خصوصیات [illegible] [illegible] مہاجرین اور شہداء کی تعریف و توصیف کی گئی ہے [illegible] فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible]

دربار رسالت میں پذیرائی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دربار رسالت میں بہت بلند مرتبہ حاصل تھا۔ سید [illegible] ﷺ [illegible] آپ [illegible] شیدا [illegible] [illegible] نظر [illegible] اپنے اس [illegible] کی وفاداریوں [illegible] صلاحیتوں کی بار بار دل کھول کر تعریف کی۔ سید عالم ﷺ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر رحمت و شفقت کے جو پھول برسائے ان میں سے چند ایک [illegible] قارئین کی روح کی فرحت و تازگی کا سامان بہم پہنچانے کے لیے پیش [illegible] ہے

[illegible]

وکمال اور پاکیزہ خصائل کے اسب وحرم میں بھی رہتی تھیں اب ان میں [illegible]

[illegible] رسالت [illegible]

[illegible] طرح [illegible] تھے

[illegible] کرتے تھے [illegible]

[illegible] چہرے پر پڑی تو آپ

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ نے پاکیزہ [illegible]

[illegible]

"اے اللہ! اسلام کو عمر سے عزت عطا فرما"

"اے اللہ! عمر بن خطاب سے اپنے دین کی مدد فرما"

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ [illegible]

"الٰہی! یہ عمر دروازہ پر کھڑا ہے۔ میرے مالک عمر کو مشرف باسلام کر اور اس [illegible] عمر کا قلب [illegible] حضور نے پانی منگایا اور تین مرتبہ ان کے سینہ پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا فرمائی۔

اے اللہ! اس کے دل میں سے غل وغش نکال دے اور اس کے [illegible]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے صحابہ کو بھی بے پناہ مسرت [illegible] عرش [illegible] بھی خوش تھے، عالم بالا سے تہنیت کے پیام آ رہے تھے۔

حضرت ابن عباس ارشاد فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جب عمر اسلام لے آئے تو جبرئیل حاضر ہوئے اور بتایا کہ عمر کے ایمان لانے سے آسمان میں بھی خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔

جس مقصد کے لیے حضور ﷺ نے دعا مانگی تھی وہ پورا ہو چکا [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود کی [illegible] (مستدرک)

۲ شیاطین کا فرار

[illegible] سیدنا عمر بن خطاب [illegible] شیطان [illegible]

رسول ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے [illegible] شیطان [illegible]

۳ حق گوئی

رسول ﷺ نے حضرت عمر [illegible] حوالہ جات سے حضور کے دو حوالہ جات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔

حضرت ایوب بن موسیٰ روایت کرتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے عمر کی زبان [illegible] قلب [illegible] عنہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے حق وباطل میں تفریق [illegible] ہے۔ (ابن سعد)

دوسری روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (ترجمہ)

"حضرت ابوذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم [illegible] اس کے پیچھے گئے اور اسے کہا کہ اے بھائی! میرے لیے مغفرت کی دعا مانگو۔ اس نوجوان نے کہا اے ابوذر! کیا میں آپ کے لیے مغفرت کی دعا

[illegible] آپ [illegible] عمر کی میرے بعد حضرت کی دعا [illegible]
[illegible] جب تک آپ اس کی وجہ نہیں بتائیں گے میں دعا نہیں
[illegible] حضرت [illegible] تو حضرت عمر [illegible] قریب [illegible]
[illegible] تو آپ نے تیرے متعلق کہا کہ بڑا پاکباز جواں ہے اور میں نے
رسول اللہ ﷺ سے [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] (مستدرک)

۴ علم و عرفان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سینے میں علم و عرفان کا سمندر
[illegible] آپ کے علوم کا سرچشمہ سیدنا مصطفیٰ ﷺ کا [illegible]
خالق کائنات نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو [illegible] عطا فرمایا
تھا۔ ایک حدیث ملاحظہ فرمایئے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: حالت خواب میں میں نے دودھ پیا
یہاں تک کہ [illegible] سیر ہو گیا [illegible] اثرات میرے ناخنوں
میں [illegible] پھر میں نے [illegible] دودھ عمر کو [illegible]
رسول اللہ [illegible] خواب کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا علم [illegible]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا عظمت پائی ہے اگر حضور کے
[illegible] صدیق [illegible] حضرت
علی [illegible] بخشی [illegible]
[illegible] فاروق [illegible]
[illegible] حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
عنہ کا علم [illegible]
[illegible] پاک اور ہر شک و شبہ سے بالا۔

۵......عمر محدث ہیں۔

محدث اس کو کہا جاتا ہے جس کی زبان سے ہمیشہ سچ نکلے اگر چہ
ارادہ اور قصد نہ بھی ہو۔ جس کے دل میں [illegible] حقائق کا القا کیا جائے۔
اللہ کی طرف سے جس کی طرف الہام کیا جائے
سرور دین ﷺ نے اپنے ایک پاکیزہ ارشاد میں حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کو محدث قرار دیا ہے۔ آقا نے [illegible] غلام کو [illegible]
تک پہنچایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں [illegible]
میں محدث ہوا کرتے تھے۔ میری امت میں اگر کوئی محدث ہے تو
[illegible] (بخاری)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حق و صداقت کے پیکر تھے۔ ان کی
[illegible]
[illegible] کامیاب [illegible] تھے۔ یہی وجہ ہے کہ
[illegible]
[illegible] قیصر و کسریٰ کے عظیم قلعے [illegible]
[illegible] دو عالم رسول مقبول
ﷺ کے [illegible] مدینہ منورہ میں بیٹھ
[illegible]
[illegible] مسجد نبوی میں خطبہ [illegible]
[illegible]

۶ عمر کی لمبی قمیض۔

[illegible] ﷺ [illegible]

حضرت [illegible] رضی اللہ [illegible]
اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا ارشاد [illegible] ﷺ نے فرمایا
[illegible] قمیض پہنی ہوئی
تھیں [illegible]
[illegible] قمیض [illegible]
[illegible] تعبیر ہے؟ آپ
نے فرمایا دین! (ابن سعد)

اس ارشاد مصطفیٰ ﷺ کا مطلب یہ ہوا کہ سیدنا عمر ابن خطاب سرتا
پا دین [illegible] رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ انہیں دین [illegible]
[illegible] پہنائی گئی تھی وہ بے مثال تھی۔

۷ نبوت کیلئے اہلیت:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بارگاہ رسالت سے بے شمار
نعمتیں [illegible] ہوئی تھیں۔ ان کا دامن نور علم و عرفان سے پر کر دیا گیا تھا۔

[illegible] نصیحت [illegible] ہوئی تھی [illegible]
[illegible] جب یہ ہوئی تھی [illegible]
[illegible] شت [illegible] سے [illegible]
[illegible] حقیقت کا اظہار [illegible] حضرت
ﷺ نے اپنے ایک ارشاد میں یوں کیا ہے

"میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا"

گویا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انسانیت کے ان تمام اعلیٰ و
[illegible] نبوت کی حدود کا آغاز ہوتا ہے

۸ شہادت کی بشارت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاک دل میں شہادت کی تمنا
[illegible] اور [illegible] اللہ تبارک و تعالیٰ سے شہادت کی موت
مانگا کرتے تھے اور شہادت بھی کہاں؟

[illegible] شہر مدینہ میں۔

[illegible] ﷺ نے اپنے [illegible]
[illegible] بشارت عطا فرمائی۔

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] سے مروی ہے کہ ایک دفعہ
حضور ﷺ [illegible] تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر
صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے [illegible]
[illegible] اپنے پاک پاؤں سے احد کو ٹھوکر [illegible]
فرمایا۔

"[illegible] تجھ پر اس وقت ایک صدیق اور دو شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں"

(بخاری)

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہادت کی موت نصیب ہوئی
اور [illegible]

۹ جنت کی بشارت:

اللہ کے پاک رسول ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ کو جنت کی بشارت عطا فرما دی۔ ایک حدیث پاک کا مضمون ہے۔

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ

[illegible] ﷺ [illegible]
[illegible] ﷺ [illegible]
[illegible] بشارت [illegible]
[illegible] جنت کی بشارت دی۔ [illegible]
[illegible] دستک دی۔ [illegible]
[illegible] ﷺ [illegible] جنت کی بشارت [illegible]
[illegible] نے [illegible] جنت کی بشارت دی۔ [illegible]
[illegible] پھر ایک اور شخص نے دروازے پر دستک دی۔ [illegible]
ﷺ [illegible] جنت کی خوشخبری [illegible]
[illegible] عثمان [illegible]
ﷺ کا ارشاد [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی [illegible]
[illegible] میں اللہ میرا مددگار ہو" (بخاری)

۱۰ قلمدانِ وزارت:

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ﷺ
کے وزیر [illegible] ایک حدیث کا مضمون ہے۔

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ
کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ [illegible] نبی [illegible] جس [illegible]
آسمان پر [illegible] آسمان پر میرے [illegible] جبرئیل اور
میکائیل ہیں اور زمین پر ابوبکر و عمر ہیں۔ (ترمذی)

۱۱: قیامت کے روز عمر حضور ﷺ کے ساتھ اٹھیں گے۔

قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا تو سید عالم ﷺ اپنے دونوں
رفقاء ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کے ساتھ اٹھیں گے دونوں خوش بخت صحابی
اپنے آقا کے دائیں بائیں ہوں گے۔

☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور نئے مسائل

[illegible]

عرب کی آزاد خو طبیعت کو نظم و ضبط کا [illegible] مشکل تھا [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] بہت حد تک [illegible] تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ [illegible] طبیعت کا جو [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] مشکل تھا۔ [illegible] مصیبت [illegible] فتوحات نے ایک طرف تو حکومت کے لیے نئے مسائل پیدا کر دیے اور دوسری طرف [illegible] نے تیزی سے اور زہر آمیز اثرات دکھانا شروع کیے جن کا حضرت عمر رضی اللہ [illegible] مسلمانوں [illegible]

مسلمانوں کی اکثریت بالخصوص صحابہ کرام قدیم روش پر قائم

رہے۔ مگر جو ہنگامہ پسند [illegible] عراق اور مصر و شام [illegible] ہو گئے [illegible] دولت [illegible] جن نے [illegible] پھیلا علاج کی پریشانیاں پیدا کیں۔

تعصب کسی زمانے میں عربوں کا موروثی سرمایہ تھا اسلام نے

[illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں [illegible] شام [illegible] فوجوں میں [illegible] کے سہرا کا حقیقی مستحق [illegible] لیکن یہ چپقلش شامی اور عراقی فوجوں کے درمیان [illegible] حکومت میں ظاہر ہوئی [illegible] پریشانی بھی [illegible]

وہ [illegible] عراق و شام [illegible] سب سے پہلے قدم رکھے اور قیصر و کسریٰ کی [illegible] میدان جنگ میں [illegible] قادسیہ اور [illegible] بہت بلند [illegible] رکھتے تھے۔ بعد میں [illegible] علاقوں میں [illegible] ہونے [illegible]

میں سے [illegible] حضرت کی اولیت اور فوقیت [illegible] کی [illegible] حیثیت [illegible] قریش سے [illegible] حکومت [illegible] دوڑا جی کے ہاتھ میں [illegible] جان [illegible] سلطنت کا کچھ حصہ مشکل تھا جو قریش کی حکومت میں پنہاں تھی۔

عراق کے نو آباد بدوؤں کی اخلاقی حالت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ

[illegible] باشندوں کی [illegible] عراق میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں [illegible] شکایات [illegible] پھر معصیت [illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] قدر [illegible] شکایت کا [illegible] سعد بن ابی وقاص [illegible] تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] خلافت [illegible] قصد [illegible] بن شعبہ کے خلاف بھی شکایات جڑ دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] بیمانی مزاج سے تنگ آ گئے تھے۔ فرمایا جب کسی متقی شخص کو بھیجتا ہوں تو [illegible] اور جب کسی قوی حاکم کو بھیجتا ہوں تو [illegible] فجور منسوب کر دیتے ہیں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض بدو عربوں کے بارہ میں

حضرت مغیرہ بن شعبہ کو لکھا تھا کہ یہ لوگ لذت طلب ہو گئے ہیں اور [illegible] غفلت کرتے ہیں۔ [illegible] ہاتھوں [illegible] کے مطابق [illegible] بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد میں [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عثمان رضی اللہ [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] [illegible] حضرت عمر [illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible]

[illegible] کے [illegible] علاقوں [illegible] خلافت [illegible]

[illegible] تھے [illegible] تحت [illegible]

تھے [illegible] حکومت [illegible] تھے

انہیں بھی [illegible] حکومت [illegible] تھے

[illegible] حضرت عثمان کے لیے

[illegible] مسائل تھے [illegible] ملک [illegible]

بیرون ملک کے بد اندیش ہمسایوں کو [illegible]

اسلام کی وسیع [illegible] سلطنت [illegible] تھی۔ [illegible]

کنارے [illegible] رہے تھے [illegible] مسائل [illegible]

تھے [illegible] [illegible] برداشت [illegible]

[illegible] دقت [illegible] موجود ہے۔

یہ مسائل جناب [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو بھی [illegible] تھے لیکن حضرت عثمان کے عہد میں [illegible] پریشان کن

ثابت [illegible] کامیاب [illegible] [illegible] کے [illegible]

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ مسئلہ [illegible] امت کا

[illegible] تھا [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] ضرورت تھی۔ [illegible]

خلافت [illegible]

[illegible] ضرورت [illegible] کے [illegible] [illegible]

کی ضرورت [illegible] شخصیت حضرت عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ [illegible] [illegible]

خلافت [illegible]

سے قریبی [illegible] حکومت سے [illegible] ضرورت [illegible] تو

[illegible] [illegible] [illegible] کے

خلاف [illegible] سرورِ کائنات ﷺ [illegible]

[illegible] خلافت [illegible] کے ساتھ

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] خوش [illegible] خلافت [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عمر [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

توقعات [illegible] کامیاب [illegible]

[illegible] بلاشک ایک کھلی شہادت

[illegible] جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بھی [illegible]

کے خلاف [illegible] [illegible] [illegible] حضرت

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible] عالم گیر [illegible] اسلامیہ کے

خلاف سازش [illegible] جناب عثمان [illegible] سازش

[illegible] حضرت عثمان [illegible]

حکومت [illegible] حکومت [illegible] تھے۔ [illegible] حکومت [illegible]

[illegible] سازش [illegible]

[illegible] [illegible] حیثیت

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] حضرت

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] [illegible]

چونکہ جناب عثمان [illegible] کا قلع

قمع کر دیتے [illegible]

[illegible] کاٹ کر [illegible]

[illegible] حضرت عثمان [illegible] ایک

[illegible] [illegible]

الغرض [illegible] جو حضرت عثمان

[illegible] [illegible] مشکلات

[illegible] [illegible] حکومت کی گاڑی کو نہایت

کامیابی سے چلائے رکھا۔ آپ [illegible] صلاحیتوں کے

جوہر دکھائے تھے۔ [illegible] سطور میں [illegible] یہاں [illegible]

[illegible] کامیابیوں [illegible] [illegible]

[illegible] انتخاب میں [illegible]

[illegible] کی مکمل صلاحیت رکھتے ہوں [illegible]

[illegible]

[illegible] استعداد سے مالا مال تھے۔ آپ نے انہیں صوبائی انتظامات سونپ [illegible] خلاف کوئی صدا نہ اٹھی اور اس کے بعد بھی اگر ان کے خلاف شکایت کی [illegible] سازشیوں نے کھولی تو محض دروغ اور کذب کا سہارا لے کر [illegible] صفحات سے آشکار ہو جائے گا۔

[illegible] کا مذہب تھا کہ امراء اپنے خاندان ہی سے [illegible]

[illegible]

صوبائی امراء اور ان کی مشکلات

[illegible]

[illegible] کے باقی دو والیوں میں سے ایک نے [illegible] کی بنا پر استعفیٰ دے دیا۔ شام کا صوبہ [illegible] جب کہ نظام حکومت کافی مستحکم ہو چکا [illegible]

جناب معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ [illegible] حمص کے حوالے کی تھیں [illegible] نے واپس [illegible] کے موافق رپورٹ دی، لیکن اس کو کیا کیجیے کہ [illegible] تعالیٰ عنہ کے ہر والی کی عدالت پر اعتماد کرتے [illegible] معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات [illegible]

مصر کے والی حضرت عمرو بن العاص [illegible] استعداد سے مالا مال تھے گورنر کی حیثیت [illegible] مسترد کر دیا تھا۔ مصر میں بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ایک دفعہ الگ کر کے پھر بحال کیا (محب [illegible]

[illegible] جناب عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس لیے بحال رہنے [illegible] آپ کے بھتیجے تھے۔ اس کے باوجود اگر انہیں ہٹانے پر مجبور ہوئے تو معلوم

تاریخ کے وہ سب [illegible]

حکایات [illegible]

[illegible] ۲۶ ہجری میں مصر کا عامل

عبداللہ بن سعد [illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

عہد میں مصر کے [illegible] صعید کے صاحب الخراج تھے اس کے علاوہ

افریقہ کی مہمات [illegible] چکے تھے۔ آپ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے [illegible] تھے

اس وقت افریقہ [illegible] پیش [illegible]

باشندوں [illegible] خلاف بغاوت [illegible]

ڈال رکھی تھی [illegible]

[illegible] حضرت عثمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

اور ساتھ ہی [illegible]

مشغول تھا [illegible]

[illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

افریقہ کا [illegible] قلمرو میں [illegible]

[illegible]

حیوں کا [illegible] حضرت عمر [illegible]

عمل قائل ہیں۔

[illegible] اس وقت حضرت عثمان نے اس مجلس شوریٰ کے

پیش نظر [illegible] بیعت کا

[illegible] حضرت [illegible] جنگوں سے

[illegible] اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے [illegible]

فرمائے تھے

[illegible] وقت کارہائے نمایاں کے

سپہ سالاروں [illegible] ابن سعد [illegible]

بعض [illegible] اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible]

کیا۔ جناب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شوریٰ کے پابند تھے۔

[illegible] حضرت عثمان رضی

[illegible] حضرت

[illegible]

کی حکومت چھوڑ دو اور صرف مصر کا انتظام سنبھالو

[illegible] بہت [illegible]

تھے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] حضرت [illegible] میں وفات پا چکے

تھے [illegible] ۳۰ ہجری میں وفات پائی [illegible]

[illegible] حضرت عمر کے عہد میں جناب مغیرہ بن شعبہ

[illegible] تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند روز بعد [illegible] معزول [illegible]

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق [illegible] وقاص کو مقرر کیا۔

[illegible] حضرت سعد رضی اللہ

تعالیٰ عنہ [illegible] وقت پر [illegible]

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مطالبہ کیا [illegible]

[illegible]

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] حضرت سعد بن ابی وقاص کی

جگہ ولید بن عقبہ [illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

وقت کے عامل تھے۔ ولید بن عقبہ [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے بھائی تھے۔ آپ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے حضور ﷺ نے

[illegible] انہیں [illegible] مقرر کر دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے [illegible] بھیجا [illegible]

کا والی مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں [illegible]

عامل مقرر فرمایا۔ جہاں وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک

[illegible]

ولید نہایت نیک سیرت [illegible] تھے۔ جب تک کوفہ میں

رہے [illegible] مقرر کیا [illegible]

[illegible] ہر وقت جا سکتا تھا۔

ولید نے عوام کی [illegible] کی طرف پوری توجہ دی یہاں تک کہ [illegible]

[illegible] پانچ برس تک

ان کے خلاف [illegible] لیکن اس کے بعد ایک خاص طبقہ نے

[illegible] چند نوجوانوں نے

[illegible]

[illegible] ولید کے خلاف [illegible]

[illegible] مخالفین کا ایک گروہ وفد کی صورت میں جناب عثمان [illegible] کی خدمت میں [illegible] پہنچا اور ولید کی [illegible] شکایت کی [illegible] [illegible]

[illegible] کوئی پردہ پڑا ہوا تھا۔ سب بے روک آجا سکتے تھے [illegible] سوتے میں ولید کی انگوٹھی اڑا لے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] شہادت دی کہ ولید شراب میں مست [illegible] تھا۔ [illegible] سے تحریک [illegible] آپ نے سنا تو بہت متحیر ہوئے [illegible] ولید سے ایسی توقع نہ تھی۔ آپ نے ولید کو [illegible]۔ قانونی تقاضا [illegible] تمام ہو چکی تھیں اس لیے سزا نافذ کی۔ ولید نے گواہی کا جناب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یقین تھا۔ فرمایا اے بھائی صبر کر اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا۔ آپ نے ولید کو کوڑے [illegible] ان کی برطرفی پر [illegible] صغیر و کبیر میں [illegible] (طبری)

ولید اس کے بعد سیاست سے کنارہ کش رہے۔ جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مناقشات میں [illegible] بے نفسی اور [illegible] تعصبی کا پورا ثبوت دیا۔

ولید ۳۰ ہجری میں معزول ہوئے۔ ان کی جگہ سعید بن العاص [illegible]۔ سعید کی عمر اس وقت ۳۲ برس کی تھی۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے اور آپ کے زیر سایہ تربیت پائی تھی۔ جوان ہوئے تو شام کے [illegible] شرکت کی اور پھر وہیں مقیم ہو گئے۔ اپنے [illegible] کی وجہ سے بہت احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ کوفہ کی ولایت کے لیے موزوں رہیں گے۔

سعید نے کوفہ کی مسجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا اللہ کی قسم مجھے یہ امارت منظور نہ تھی لیکن اب کہ مجھے امیر بنا دیا گیا ہے میں ابھرتے ہوئے فتنہ کو کچل کے رہوں گا۔ اس کے بعد کوفہ کی صورت حال [illegible] میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ کوفہ میں فتنہ کا سرچشمہ پھوٹ رہا ہے۔ شرفا اور اہل سبقت گروہ کو [illegible] اور [illegible] لوگ چھا رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم بھیجا کہ حفظ مراتب کا دھیان رکھو۔ جناب سعید نے ان ہدایات پر عمل کیا۔ جن اصحاب نے فتح عراق [illegible] میں پیش قدمی کی تھی انہیں بلا کر کہا کہ تم [illegible] ایک گروہ سلیم الطبع اور صاحب علم لوگوں کا [illegible] وغیرہ اختیار کیا۔ [illegible] سعید نے [illegible]

بصرہ کے والی ابو موسیٰ اشعری تھے۔ ۲۹ ہجری میں [illegible] کی بے اعتدالی [illegible] شکایات تھیں جن کی بنا یہ تھی کہ جناب اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] میں تھے [illegible] سب سے زیادہ [illegible] نہ تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی جگہ اپنے ماموں کے بیٹے عبداللہ بن عامر [illegible]۔ ابن عامر کی عمر اس وقت پچیس برس سے زیادہ نہ تھی لیکن وہ ایک کاردان جرنیل اور زیرک حکمران تھے۔ چھ برس والی رہے۔ انہوں نے دو برس کی قلیل مدت میں اسلامی قلمرو کی حدود کابل و ہرات [illegible] پھیلا دیں۔ [illegible] کی قیادت کی۔ اس سے قبل [illegible] اپنے ملک کی [illegible] اپنے صوبہ میں کنویں [illegible] چشمے جاری [illegible] عوام میں انہیں بے حد مقبولیت حاصل تھی۔

تاریخ کے اوراق [illegible] منظر [illegible] بصرہ [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجبور ہو گئے [illegible] بصرہ کے لوگوں کے پاس [illegible] شہروں سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جعلی خطوط آنے لگے۔ [illegible] حکومت کے خلاف [illegible] پیدا ہونے [illegible] چنانچہ [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] جب [illegible] گیا اور اہل مصر کی سازش سے باخبر ہوا تو مخالفت سے باز آ گیا۔

☆ ☆ ☆

حکایاتِ اہلِ بیت

پنجتن پاک: صحیح اسناد سے روایت ہے کہ حضور سید عالم حضور ﷺ تشریف لائے اور سیدنا علی رضی [illegible] سیدہ خاتونِ جنت اور حسنین کریمین بھی ساتھ تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے دونوں شہزادوں کو زانوؤں پر بٹھا کر سب کو کمبل میں چھپا لیا اور یہ آیت پڑھی۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت
ویطھرکم تطھیرا (الاحزاب)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے)

اور دعا کی اے اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں ان سے پلیدی دور رکھ اور انہیں پاک اور صاف ستھرا رکھ۔

ایک روایت میں یوں ہے [illegible] رحمت و برکت [illegible] بیشک تو حمید و مجید ہے۔ ﷺ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کمبل اٹھایا تاکہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں تو آپ نے میرے ہاتھ سے کمبل کھینچ لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں فرمایا تو ازواجِ مطہرات میں شامل ہے اور بھلائی میں داخل ہے (گویا امہات المومنین پہلے ہی اہلِ بیت میں شامل ہیں جیسا کہ قرآن پاک سے واضح ہے)

ایک روایت کے مطابق حضور سید کائنات فخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات والتحیات حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز تھے کہ حضرت سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا ہنڈیا لائیں جس میں حلوے جیسی کوئی چیز تھی اور حضور خواجہ کون و مکاں ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آقا دو جہاں ﷺ نے پوچھا فاطمہ تمہارے خاوند اور دونوں بیٹے کہاں ہیں عرض کیا گھر میں ہیں۔ فرمایا انہیں بلاؤ۔ جب سب حاضر ہو گئے تو کمبل میں رونق افروز ہو کر حلوہ شریف کو کھانا شروع کیا۔ یہ موقع تھا جب آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور شہنشاہِ رسالت ﷺ نے حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام کو بھی ساتھ شامل فرمایا تھا (گویا وہ بھی اہلِ بیت بن گئے)

امام احمد اور طبرانی میں حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا یہ آیت پانچ عالی قدر ہستیوں (پنجتن پاک) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[illegible]

یارب بمحمد و علی و زہرا
[illegible]
[illegible]
بر منتت علی بما علیہ الاعلٰی

[illegible] حضرت [illegible] علیہ الرحمۃ)

امام [illegible] اپنی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربٰی (شوریٰ)

(یعنی تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا سوا قرابت کی محبت کے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں جن سے اللہ تعالیٰ

نے بیعت کا حکم دیا ہے چنانچہ [illegible] اور ان کے
دونوں بچے علیہم السلام

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

ایثار اہل بیت: [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور خادمہ فضہ رضی اللہ عنہم) نے تین تین روزوں کی منت مان لی۔
خداوند کریم کے فضل سے شہزادے صحت یاب ہو گئے تو سب نے
روزہ رکھ لیا [illegible]
شمعون یہودی رہتا تھا اس سے سوت کاتنے کی اجرت پر [illegible] لے
[illegible]
کے لئے روٹیاں پکائیں تو عین افطار کے وقت ایک مسکین نے دروازے پر
صدا دی، چنانچہ یہ سارا کھانا اس کو دے دیا اور خود اہل بیت بھوکے
رہے۔ اگلے روز پھر پانی پر روزہ رکھا اور [illegible]
اسی وقت ایک یتیم کا سوال سامنے آیا۔ چنانچہ یہ سارا کھانا اسے عنایت
[illegible]
[illegible]
اگلے روز روزہ تو نہیں تھا مگر بھوک سے سب نڈھال تھے اس طرح
حال تھا اور [illegible]
کی آیت [illegible] اہل بیت کو [illegible]
تھا۔

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا

ترجمہ: اور کھانا کھلاتے ہیں خدا کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو۔

[illegible]

حکمت اہل بیت [illegible]
[illegible]
امام حسن رضی اللہ عنہ سے چند [illegible]
جوابات عرض کئے اہل بیت کے خصوصی علم و فضل [illegible]
کے لئے انہیں یہاں درج [illegible]

سوال: [illegible] کیا ہے؟
جواب: [illegible]
سوال: شرافت و بزرگی کیا ہے؟
جواب: خاندان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کی تلخی برداشت کرنا
سوال: سخاوت کیا ہے؟
جواب: تنگی اور فراخی میں مال خرچ کرنا
سوال: ملامت (کا سبب) کیا ہے؟
جواب: انسان کا اپنے لئے مال جمع کرنا اور اپنی عزت خراب کرنا
سوال: [illegible] کیا ہے؟
جواب: دوست پر زیادتی کرنا اور دشمن سے ڈرنا
سوال: [illegible] کیا ہے؟
جواب: [illegible]
سوال: بردباری کیا ہے؟
جواب: غصے کو دبانا اور اپنے نفس کو قابو میں رکھنا
سوال: [illegible] کیا ہے؟
جواب: [illegible]
سوال: [illegible] کیا ہے؟
جواب: [illegible]
سوال: تکلف کیا ہے؟
جواب: [illegible] مقصد [illegible]
سوال: سیادت کیا ہے؟
جواب: بھلائی کرنا اور برائی چھوڑ دینا
سوال: بیوقوفی کیا ہے؟
جواب: ذلیل کاموں میں لگے رہنا اور گمراہوں کی صحبت اختیار کرنا
سوال: غفلت کیا ہے؟

جواب: مسجد چھوڑ دینا اور مفسد لوگوں کی اطاعت کرنا

سخاوت اہل بیت ... [illegible]

... [illegible] ... حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار رضی اللہ عنہم حج کو تشریف لے گئے۔

... [illegible] ... سوک ... بیاس لگی، اتفاق سے کوئی سامان بھی پاس نہیں

تھا ... [illegible] ... بیٹھی تھی ... [illegible]

... [illegible] ... بکری کو دودھ ... [illegible]

... [illegible] ... کوئی ... بکری کے ... [illegible]

... [illegible] ... اسے ذبح کر کے بھون ... [illegible]

... [illegible] ... قیام کیا۔ جاتے ہوئے ... [illegible]

... [illegible] ... جب ہم ... [illegible]

... [illegible] ... انشاء اللہ ... [illegible] ... کی روانگی کے بعد عورت کا

شوہر بھی آ گیا اور واقعہ بیان کر رہا ہو ... کچھ عرصہ بعد عورت اور اس کا شوہر تنگدستی کا

شکار ہو گئے ... [illegible] ... مدینہ منورہ جانے پر مجبور کر دیا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ اپنے مکان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے

... [illegible] ... بندی مجھے پہچانتی ہو عورت بولی نہیں ... [illegible]

... [illegible] ... تو مجھے نہیں پہچانتی ... [illegible]

پہچانتا ہوں۔ چنانچہ ... [illegible] ... بکری خرید کر ... [illegible]

... [illegible]

پھر اسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا انہوں نے

بھی ... [illegible] ... عطا فرمایا پھر ... حضرت عبداللہ بن

جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو ... [illegible] ... بکری اور دو ... [illegible]

... [illegible] ... رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت: حضرت ... [illegible]

... [illegible] ... بیت اللہ کے ... [illegible]

... [illegible] ... ایک شخص ... جو غلاف کعبہ کے ساتھ

چمٹ ... [illegible] ... اللہ میرا گناہ بخش دے اور میرا گمان ہے کہ تو نہیں

بخشے گا ... [illegible] ... اللہ العظیم اس کا کیا گناہ ہے جس کی بخشش

سے ... [illegible] ... مجھ سے ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... خشش ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... جیسا کہ ... [illegible]

... [illegible] ... میرا گناہ بہت ...

... [illegible] ... عرش سے بھی ...

بے ... [illegible] ... تمہیں بتاتا ہوں وہ بڑی عجیب بات

ہے جو میں نے دیکھی ہے ... [illegible] ... پر رحم فرمائے

اس نے کہا میں ان ستر آدمیوں میں سے ہوں جو حضرت امام

حسین رضی اللہ عنہ کا سر ... یزید کے پاس ... تھے۔ اس نے ... سر مبارک

شہر سے باہر نکالنے کا حکم دیا۔ پھر اس کے ... اتارا گیا ... ایک سونے کے

طشت میں ... [illegible] ... رات کے وقت یزید کی بیوی اٹھی

تو ... [illegible] ... ایک نورانی شعاع سر مبارک سے آسمان تک چمک

رہی ہے۔ وہ ڈر گئی ... [illegible] ... ایک عجیب منظر دیکھ

رہی ہوں ... [illegible] ... صبح ہوئی تو ... سر مبارک

... ریشم کے ایک خیمے میں منتقل کر دیا ... ستر ... حفاظت پر مقرر

کیا۔ (میں بھی ... شامل تھا) ... [illegible] ... کافی گزر گئی

تو ہم سو گئے۔ (رات کے کسی حصے میں) اچانک جاگا تو دیکھا ... پر ایک

بڑا ... بچھا ہوا ہے اور اس سے ... [illegible]

آ رہی ہے۔ ... قریب آتا گیا ... [illegible]

ایک شخص ... [illegible] ... کرسیاں تھیں ... [illegible]

... [illegible] ... اور اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر ...

... [illegible] ... آدم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف ... چنانچہ ایک حسین

وجمیل بزرگ نمودار ہوئے ... سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر ...

کے پاس کھڑے ہو کر ...

سلام علیک ... [illegible] ... سلام علیک ...

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

ترجمہ ... سلام ہو تم پر ... [illegible]

جنت سے [illegible] شہید ہوئے [illegible] سے ملا دیا، اللہ تم پر رحم فرمائے مگر تمہارے قاتل کو نہ بخشے۔ کل قیامت کے دن تمہارے قاتل کے لئے دوزخ کا [illegible] ہے۔

پھر وہ وہاں سے پیچھے ہوئے اور ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔

پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک اور بادل آیا اور وہ بھی اسی طرح زمین سے مل گیا۔ اس میں ایک منادی کو میں نے یوں پکارتے سنا

﴿انزل یانبی اللہ یانوح﴾

یعنی تشریف لائیے اے نبی اللہ اے نوح کیا دیکھتا ہوں ایک وجیہ و زردی مائل چہرے والے شخص جنت کے لباس پہنے ہوئے تشریف لا رہے ہیں اور وہ بھی اسی طرح سلام و دعا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گئے پھر اسی طرح ایک اور بادل آیا اور منادی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو پکارا اور وہ بھی انہیں الفاظ سے سلام و دعا کر کے ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر یکے بعد دیگرے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام بادلوں سے نازل ہوئے اور انہوں نے بھی یہی کچھ کیا۔

آخر میں ایک بہت ہی بڑا بادل آیا جس میں بجلی کی کڑک اور [illegible]

محمد (ﷺ) انزل یا احمد (ﷺ)

یعنی یا محمد مصطفےٰ تشریف لائیے یا احمد مجتبیٰ جلوہ دکھایئے (ﷺ)

آپ جنتی حلوں میں ملبوس تھے سیدہ فاطمۃ الزہرا اور امام حسن علیہم السلام آپ کے ساتھ تھے اور فرشتوں کی ایک قطار کی صورت میں تھی۔ حضور انور ﷺ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور سینہ مبارک سے لگا کر [illegible] روتے رہے، پھر حضرت حوا [illegible] جنت [illegible] دیا وہ بھی سینے سے لگا کر بیساختہ رو رو [illegible] کہ محفل میں جس نے بھی [illegible] رو دیا۔ پھر سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریب آ کر عرض کیا

السلام علی الولد الطیب السلام علی الخلق

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible] وخصلت والے [illegible] عطا فرمائے اور [illegible]

اسی طرح حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے بھی تعزیت فرمائی۔ حضور ﷺ نے ان سب حضرات انبیاء علیہم السلام سے فرمایا آپ گواہ رہیں، خود اللہ ہی کافی گواہ ہے میری امت کے ان لوگوں پر جنہوں نے میرے بعد [illegible] حق میں مجھے یہ بدلہ دیا ہے۔ پھر ایک فرشتہ قریب آ کر [illegible] پاش پاش ہو گئے ہیں [illegible] آسمان دنیا کا چوکیدار ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی اطاعت کا [illegible] ایک فرشتہ [illegible] تعالیٰ نے مجھے آپ کی اطاعت پر مامور [illegible] تہس نہس کر دوں۔ حضور انور ﷺ نے [illegible] کو نبی کی طرف سے اچھی جزا عطا فرمائے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حضور ﷺ [illegible] بیٹے کے قاتل ان سب کو قتل کر دو اللہ کی قسم ایک لمحہ [illegible] میں نے پکارا اے ابو القاسم مجھے بچایئے۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ پھر حضور ﷺ نے میرے قریب [illegible] خدا تجھ پر رحم نہ کرے [illegible] اللہ تیری ہڈیوں کو [illegible] دوزخ میں [illegible] کہ میں اللہ کی رحمت سے ناامید ہوں۔

حضرت [illegible] نے کہا او بدبخت مجھ سے دور ہو، کہیں تیری وجہ سے مجھ پر بھی عذاب نہ آ جائے۔

مقام حسین

کس قلم اور زبان میں یہ طاقت و قدرت ہے کہ نواسہ رسول جگر گوشہ بتول سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی رفعت و عظمت اور [illegible]

[illegible]

ہے جس سے مقام حسین کی ایک ادنیٰ جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلالت و بزرگی کا جو مقام ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اسلام کی اس برگزیدہ عظمت شخصیت کا احترام سادات کرام کے سلسلہ میں ایک واقعہ ہے۔

ایک دفعہ انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نعلین پاک کی خاک کو جھاڑ [illegible]

[illegible] کیا کرتے ہو؟ آپ نے عرض [illegible]

حضور تصور فرمایئے، واللہ جتنے مراتب اور مدارج آپ کے میں جانتا ہوں اگر وہ عام لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو وہ حضور کو اپنے کندھوں پر [illegible]

(اکسیر السعادت)

یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

ابصرت عيناى هاتان وسمعت اذناى رسول الله ﷺ وهو آخذ بكفى حسين وقدماه على قدم رسول الله وهو يقول ترق ترق عين بقه قال فرقى الغلام حتى وضع قدميه على صدر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم افتح فاك ثم تفل ثم قبله ثم قال اللهم احبه فانى احبه (اصابہ ابن حجر عسقلانی۔ الاستیعاب)

ترجمہ۔ میری ان ظاہری آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان کانوں نے سنا [illegible] رضی اللہ عنہ جسم اطہر پر چڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنے قدم حضور پر [illegible]

نے اپنا لعاب دہن امام حسین رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈالا اور رخساروں کو چوما اور فرمایا اے اللہ! میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔

[illegible]

اللہ یؤتیہ من یشاء

اللہ اکبر! جس گرامی قدر شخصیت نے کاشانہ نبوت میں تادیب و تربیت کی [illegible] ہوں۔ جس نے آغوش رسالت کا سکون پایا ہو۔ جس کے قدم رحمت دو عالم ﷺ [illegible]

[illegible] فضل و کمال [illegible] نبوت سے بہرہ یاب ہونے کا موقع کم نصیب ہوا تاہم آپ نے نبوت و رسالت کے گہواروں میں نشوونما [illegible] سے جو حکمت و معرفت اور علم و فراست کسی انسانی سینہ میں [illegible]

[illegible] صاحب فضل و کمال آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔

عبادت و ریاضت [illegible]

اوڑھتے ہر حالت اور ہر وقت خدا کا ذکر اور اس کی حمد زبان مبارک پر جاری

رہتی تھی۔ [illegible]

[illegible]

قدوس کے سامنے سر جھکا دیا۔۔۔ ماشاءاللہ!

کیسی پر عظمت نماز تھی اور کیسی خلوص بھری نماز تھی۔ کربلا کے [illegible] دسویں محرم کا وقت عصر قیامت تک [illegible]

[illegible]

نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

اس کے علاوہ تمام ارباب سیر آپ کی روزہ داری اور حج کی کثرت پر متفق البیان ہیں۔ چنانچہ مصعب زبیری کہتے ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پاپیادہ پچیس حج کیے تھے۔ (استیعاب)

صبر واستقلال ۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کا یہ بہت روشن عنوان ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

ویران ہو چکا تھا۔ کربلا کا میدان اہل بیت کے خون سے [illegible] آنکھوں کے سامنے [illegible] تڑپ رہی ہیں [illegible] آنکھیں خونبار ہیں۔ بھائیوں کی شہادت پر سینہ داغ [illegible] لڑکوں اور بھتیجوں کی موت سے دل [illegible]

[illegible]

کیا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کے [illegible] محبت و عقیدت کا تقاضا تو یہ تھا کہ ان کی پوری زندگی حسینی سانچے میں ڈھلی ہوئی [illegible]

[illegible]

اتباع اہل بیت پاک رکھتے نہیں

عشق کا دعویٰ ہے اور تقلید کرتے نہیں

کیا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اور ان کے خاندان کو جگر گوشہ جوان علی اکبر رضی اللہ عنہ اور معصوم علی اصغر رضی اللہ عنہ جیسے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے محبت نہ تھی [illegible]

[illegible]

کیا۔

چنانچہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] کہتے ہیں کہ جس رات کی صبح کو [illegible] شہادت [illegible] حضرت زینب رضی اللہ عنہا میری [illegible] خیمہ میں داخل ہوئے اور آپ عبرت انگیز اشعار پڑھ رہے تھے۔

"اے زمانے تیرا برا ہو تو کیسا بے وفا دوست ہے۔ صبح و شام [illegible]

[illegible]

حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب غمگسار بہن کی یہ بے صبری [illegible]

[illegible] استقامت پر قائم [illegible] حضرت زینب رضی اللہ عنہا بولیں۔ بھائی میں آپ پر قربان۔ میں آپ کے بدلے میں اپنی جان دے سکتی ہوں مگر اس حالت پر [illegible] کہ آپ ظالموں کے سامنے قتل ہو رہے ہیں۔ بہن کی یہ محبت بھری [illegible] بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے [illegible] مشیت کا یہی فیصلہ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ کا اسوۂ حسنہ [illegible]

[illegible] ہے۔ [illegible]

تو [illegible] ذوالشیبات کے [illegible] محروم نہیں ہونا چاہیے۔ [illegible] میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ [illegible]

[illegible] کے خلاف نہ کرنا، میری موت پر [illegible] (کامل ابن اثیر۔ [illegible])

[illegible] ﷺ

[illegible] ﷺ نے [illegible] اور میت کے [illegible]

[illegible] پھاڑنے کو شیطانی عمل قرار دیا۔

ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية

ترجمہ: [illegible] پھاڑے [illegible]

۲. انا بری ممن حلق وصلق وخرق

ترجمہ: [illegible] کپڑے پھاڑے [illegible] (بخاری، مسلم)

چنانچہ حضرت [illegible] ﷺ [illegible] حضرت [illegible] حضور ﷺ [illegible] کے انتقال پر جب عورتوں نے رونا شروع کر دیا [illegible] ﷺ نے [illegible] کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ [illegible] ﷺ نے فرمایا۔

انه مهما كان من العين والقلب فمن الله عز وجل ومن الرحمة وما كان من اليد واللسان فمن الشيطان (مسند احمد)

ترجمہ: یعنی میت کے غم میں [illegible] کا تعلق

[illegible] ہاتھ [illegible] ﷺ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] (اسد [illegible])

[illegible]

[illegible]

شیعہ حضرات کی مشہور کتاب [illegible] میں حضور ﷺ کی [illegible] وصیت بھی [illegible] حضور ﷺ نے اپنی [illegible] حضرت فاطمہ [illegible] رضی اللہ عنہا کو بھی [illegible] موجود ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے [illegible] کے وقت حضرت [illegible] سے [illegible] فاطمہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے لیے چہرہ [illegible] نہ [illegible]

[illegible] اہل بیت [illegible] حضور ﷺ [illegible] ہدایات [illegible] نے عمل [illegible] ہے۔

[illegible] ﷺ کی وفات [illegible] کے [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] کا کردار پڑھئے۔

قاله وهو يلي غسل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وتجهيزه بأبي أنت وأمي يا رسول الله لقد انقطع بموتك ما لم ينقطع بموت غيرك من النبوة والأنباء وأخبار السماء ولولا أنك أمرت بالصبر ونهيت عن الجزع لأنفدنا عليك ماء الشؤون ولكان الداء مماطلا (نهج البلاغة صفحه [illegible])

ترجمہ: جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور ﷺ کے غسل اور تجہیز و تکفین میں مصروف تھے اس وقت آپ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ کی وفات سے وہ چیزیں منقطع ہو گئیں جو کسی اور کی موت سے منقطع نہیں ہوئیں [illegible] غیب کی خبریں [illegible] آسمان کی [illegible] اگر آپ نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور جزع فزع سے نہ روکا ہوتا تو آپ پر آنکھوں کا پانی ختم کر دیتے [illegible] درد [illegible] طویل ہو جاتا اور ہمیشہ [illegible] رہتے۔

شیعہ فرقہ کی مستند کتاب "من لا يحضره الفقيه" جلد

[illegible]

عزوجل رضینا بقضائه وسلمنا لامره ولیس لنا ان نکره ما احب الله لنا

[illegible]

[illegible] جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

"وقال علیه السلام لفاطمة علیها السلام حین قتل جعفر بن ابی طالب علیه السلام لا تدعی بذل (بویل) ولا ثکل ولا حرب (حرب) وما قلت فیه فقد صدقت"

[illegible] حضور ﷺ نے جناب سیدہ فاطمہ زہرا کو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی موت پر [illegible]

ان روایات سے واضح ہوا کہ اہل بیت کرام نے اپنے محبوب آقا ﷺ کے وصال پر بھی [illegible]

[illegible] اور ہر حال میں صدمات کے موقع پر بھی اپنے جذبات [illegible]

نتیجہ

ان حقائق اور واقعات کی روشنی میں اب آپ خود فیصلہ فرمائیں

[illegible] حضور ﷺ اور آپ کے اہل بیت کی خوشنودی اور رضا کا سامان [illegible] حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کے ارشادات عالیہ اور اہل بیت عظام کے اسوہ حسنہ کے پیش نظر یہ سب غیر اسلامی اور ناپسندیدہ افعال ہیں جن کا شریعت محمدیہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ [illegible] حضرت حسین رضی اللہ عنہ [illegible] ثواب پر خوار نہیں بلکہ

[illegible]

حقیقت [illegible]

ارشادات اور اقوال [illegible] اہل سنت [illegible] مسلک اور [illegible] تصدیق ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ [illegible] ملاحظہ فرما چکے ہیں [illegible] پیش کیے جاتے ہیں

(۱) جب میدان کربلا میں جنگ کا باقاعدہ آغاز ہونے والا تھا [illegible] فرماتے ہیں اور ان کو مخاطب کر کے یہ وصیت فرماتے ہیں:

"میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میں جس وقت دشمن کے ہاتھوں [illegible] طمانچے مار کر اپنے منہ کو زخمی کرنا۔"

(۲) جب حضرت قاسم بن حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور [illegible] شہادت [illegible] کو تسلی دی۔ آپ نے اس قیامت خیز گھڑی میں بھی یہی ارشاد فرمایا

صبرا یا اهل بیتی صبرا یا بنی عمومتی لا رایتم هوانا بعد ذالک

[illegible] اولاد صبر کرو اس کے بعد تمہیں کوئی ذلت اور تکلیف [illegible]

(۳) جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے معصوم صاحبزادے حضرت علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیاس کی شدت سے [illegible] [illegible] سامنے آئے اور ارشاد فرمایا!

[illegible]

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

گردش ایام کا کوئی انقلاب [illegible]

پھر آج کتنے [illegible] ہیں جو [illegible] اخلاق سے حسینی اسوہ حسنہ کے [illegible] ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟

[illegible]

وہ تجھے کس منزل میں اور تو کونسی منزل میں ہے
شرم سے گڑ جا اگر احساس تیرے دل میں ہے

[illegible]

[illegible] سامنے کر کے لا جائیں گے اور جب تک ان کو [illegible] دم رہے گا [illegible]

... چار طرف دیکھے گا

آپ نے فرمایا:

"حسین اور تمہاری تو ہزاروں جھتے ... ان کے درمیان ایک عہد ہو چکا ہے جس کی رو سے ہم ... نہیں کر سکتے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ہمارا اور ان کا معاملہ کیا صورت اختیار کرے گا۔"

(ابن اثیر)

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سردار طے کی اس درخواست کو قبول ... لیتے تو تمام قیامت تک ... کا خاتمہ ہو جاتا مگر آپ نے ... مصیبتیں برداشت کیں لیکن کسی کی پناہ میں عہد شکنی کو ... فرمایا۔

حق پرستی واعلائے کلمۃ الحق:

یہ آپ کے حیات کا درخشاں ... ثبوت کافی ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حق و صداقت ... معروف اور نہی عن المنکر کی خاطر ... اور چند ساتھیوں کے ساتھ اس عظیم الشان جابر حکومت سے مقابلہ کیا جس کے جاہ و جلال اور حشمت و شوکت کا پھریرا دنیا کے اکثر ممالک پر لہرا رہا تھا اور جس کی حدود سلطنت ... تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اسلام نے باطل کے خلاف ... سلطان جابر کے سامنے کلمہ حق کہنے کو بہترین جہاد قرار دیا ہے۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس فریضہ جہاد کو ... خوبی سے ادا فرمایا کہ کائنات عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ... سے لے کر معرکہ کربلا تک ہر مقام اور ہر حال میں کلمہ حق بلند فرماتے رہے اور یزیدی حکومت کے غیر ... سخت تنقید کرتے رہے۔ ... پر آپ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں ... یزید کے طرز حکومت کو پسند نہیں کرتے۔

"بیشک ان لوگوں نے شیطان کی پیروی اختیار کر رکھی ہے اور رحمن کی طاعت چھوڑ رکھی ہے فتنہ و فساد پھیلا رکھا ہے۔ احکام الٰہی معطل کر دیئے اور مال غنیمت میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔" (طبری)

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

آپ نے اپنی زندگی کے نازک ترین دور میں بھی اعلائے حق کا فریضہ جوش و خروش سے ادا کیا۔ غور فرمایئے کتنا نازک وقت ہے کہ ایک ... آپ ... میدان کے اندر ... تشنہ خون دشمنوں میں محصور ہیں۔ اپنی آنکھوں کے سامنے ... جگر کے ٹکڑوں کو بھوک و پیاس کی شدت سے تڑپتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ... بھتیجے ... ساتھی ہیں وہ بھی ایک ایک کر کے آنکھوں کے سامنے خاک و خون میں تڑپ رہے ہیں۔ صرف یہی ہوشربا منظر ہی نہیں، دیکھئے بلکہ خانوادۂ نبوت کی پردہ نشین ... کی بے قراری، معصوم بچوں کا بلکنا، عورتوں کی مظلومیت یہ سب کچھ دیکھتے ہیں۔ لیکن قدم مبارک کو لغزش نہیں ہوتی۔ جبین پر بل نہیں آتا۔ ہمت میں ضعف ...

[illegible] ... داشت کرتے ہیں لیکن ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

... یکہ استبداد یزید لعین کی اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار نہ کیا۔

اے محیط کربلا اے عارضِ بے آب و گیاہ
جرأتِ مردانہ شبیر کی رہنا گواہ
حشر تک گونجیں گے تجھ میں نعرہ ہائے لا الٰہ
کج رہے گی تجھ سے فرقِ رسالت کی کلاہ
یہ شہادت اک سبق ہے حق پرستی کیلئے
اک ستون روشنی ہے بحر ہستی کیلئے

ایثار و فیاضی:

سخاوت و فیاضی کا یہ عالم تھا کہ آپ کی آمدنی کا بیشتر حصہ راہ خدا میں خرچ ہوتا تھا۔ کوئی سائل بھی آستانہ عالیہ پر آ کر محروم نہ جاتا تھا۔ ہر وقت سخاوت ... کا دریا ... جوش پر رہتا ... نہیں ... تھے۔ ... غریب پروری ... اور صدقہ ... آپ کی ... خصوصیت تھی۔

یتیموں، بیواؤں، غریبوں اور مسکینوں کی آپ جائے پناہ تھے۔ ... اپنی ذات پر ... مصیبت ... برداشت کر لیتے تھے مگر دوسروں کو مصیبت میں گرفتار دیکھتے تو مضطرب اور بے قرار ہو جاتے اور جب تک ان کی مصیبت کا ... نہ کر لیتے چین سے نہ بیٹھتے تھے۔ غریبوں اور نادار انسانوں پر ... خرچ کرنے کے ... کرتے تھے۔ ... خرچ ... کا۔

جب مشہور محدث ... فرزدق شاعر ... نے شعر بلند کیا تو وہ ... کے عالم میں ... ہوا اور ... درہم ... آپ نے چار ... اشرفیاں عطا فرما کر رخصت کیا۔

[illegible]

میں ابھی اس کا بندوبست کیے دیتا ہوں" یہ کہہ کر مجلس سے اٹھے اور اسی وقت [illegible] کر دی۔

آپ اپنے دوستوں سے فرمایا کرتے تھے کہ اس بات کو فقرا و علما [illegible]

[illegible]

[illegible] پاس کوئی چیز بھی باقی نہیں رہی جس سے ایک دانہ خرید [illegible]

[illegible]

"جب میں آپ کے آستانہ عالیہ سے واپس لوٹوں گا اور لوگ مجھ سے پوچھیں گے [illegible] میری بات کوئی نہیں [illegible] گا۔"

[illegible]

☆☆☆☆

تحصیل ڈسکہ میں تحریک شیران اسلام کی تنظیم نو

سرپرست: حضرت علامہ مولانا نور نقشبندی صاحب

صدر: حضرت علامہ صاحبزادہ ضیاء الحق صاحب

ناظم: حضرت علامہ قاری ثناء اللہ قادری صاحب

نائب ناظم: محمد ناصر ایڈووکیٹ — خزانچی: مرزا عمران بیگ صاحب

ناظم نشر و اشاعت: قاری محمد [illegible] صاحب

شہید کربلا کی یاد

حسین زندہ ہیں شاہد ہے [illegible]

نہ ہوئے ہیں یہ اسلام کی بقا کے لئے

حسین ابن علی ہیں فنا خدا کے لئے

[illegible] ۱۴۱۰ھ) حسب روایت ۱۰ محرم الحرام کی تابانیوں اور [illegible]

[illegible] آپ نے کربلا کے میدان میں جس صبر و عزیمت، جرأت [illegible] فرمایا اس کی مثال تاریخ عالم میں نادر [illegible] آپ نے اپنی متاع حیات قربان کر کے اسلام [illegible] کو صدق و صفا کو اور مروت و حمیت کو بچایا۔ مولانا محمد علی جوہر کے یہ دو شعر کے یاد ہوں گے۔

[illegible] قاتل [illegible] قضا کے بعد

[illegible]

الدین علیہ الرحمہ نے خوب عرض کیا ہے

تیرے عزم محکم کے قربان جاؤں، یہ سامان اور کربلا کا ارادہ!

[illegible]

وارث رسول تھے ﷺ [illegible]

لیے مردہ ہو جاتے اور دین حق کی حفاظت کے لئے [illegible]

[illegible] سب [illegible] عقیدت [illegible]
[illegible] اشخاص [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] میں [illegible] شہادت [illegible]
[illegible] شخص [illegible]
سے منکر [illegible] سب [illegible] جو [illegible] ہے
کر رہے ہیں ملک [illegible] ناکامی [illegible] کا حل طریقہ [illegible] جس
دین [illegible] کے تحفظ [illegible] خاطر شہید [illegible] اپنی عزیز جانوں [illegible]
پیش [illegible] ہم بھی [illegible] حصول [illegible] اور وقت [illegible]
بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

آج پاکستان جن حالات سے دوچار ہے ان پر گہری نظر رکھنے
والوں سے [illegible] اسلام [illegible] جو [illegible]
غور کیجیے [illegible] اپنی [illegible] کے مطابق جو کچھ آپ کر سکتے ہیں کر گزریئے۔
ملک کا [illegible] مظہر [illegible]
[illegible]
کے نقش قدم پر چلتے [illegible]
[illegible]
[illegible] مختلف اہل [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے [illegible]
[illegible] پاکستان [illegible]
[illegible] نظریہ [illegible] پاکستان کا
[illegible]
[illegible] ملک [illegible]
اسلام [illegible] کا تحفظ ہر قیمت پر کرنا ہے۔ بقول اقبال

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

[illegible] سب اس حقیقت کو سمجھتے ہیں [illegible]
اسلام کے خلاف [illegible] پراپیگنڈہ [illegible]
ہے۔ اسلام اور پاکستان کے [illegible]
[illegible] سے عبرت حاصل کریں۔ یہ ٹھیک ہے کہ آج تمہارے [illegible]
[illegible] مردہ ہو چکا ہے [illegible]
تجوریوں کے منہ کھول دیے گئے ہیں مگر ان کا نتیجہ [illegible] اگر خدانخواستہ تمہاری
[illegible] جوش [illegible] کامیابی
[illegible] کامیابی [illegible]

[illegible]
[illegible] بن [illegible]
[illegible] ہوئے تھے [illegible]
[illegible] شہادت [illegible]
[illegible] شہادت [illegible]
(شہادت [illegible] سے بہتر کامیابی ہو سکتی ہے)

شہادت [illegible] سعادت [illegible]
وہ خوش قسمت [illegible] شہادت [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] چند [illegible]
[illegible] (۱۴۰۰) [illegible]
ہو گئے [illegible] جہنم میں [illegible]
[illegible] بدبخت تھے [illegible] اہل بیت سے [illegible]
[illegible] کا سامنا کرنا پڑا [illegible]
[illegible] (۱۵۰۰) [illegible] گئے۔ [illegible] کی تعداد میں [illegible]
[illegible] جان کی [illegible]
[illegible] بعد [illegible]
میں [illegible] سامنے [illegible]
[illegible] کا مبارک [illegible]
[illegible] کہتے ہیں [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
سب [illegible] داخل ہو کر [illegible]
[illegible]
[illegible] اہل بیت [illegible]
[illegible] کارنامے کے دوران
[illegible] حکومت کے بعد داخل [illegible] ہو گیا۔

آج پاکستان [illegible] کے خلاف [illegible]
[illegible] ملک میں [illegible]
[illegible] رکھو۔

ملک کے تمام [illegible] بالخصوص [illegible] مشائخ سے بھی دست بستہ
گزارش ہے [illegible] اب کیا انتظار ہے۔

دشمنان [illegible] سب آ گئے میدان میں
بولو اب کیا سوچتے ہو اے غلامان رسول

☆☆☆

نذرِ عقیدت .... بحضور شاہانِ امامت

پروفیسر محمد حسین آسی

﴾ یہ نظم حضور قبلۂ دو عالم سرکار نقش لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ بیکس پناہ میں چند سال پہلے تحفہ کے طور پر نذر کی گئی تھی ﴿

سرورِ عالم ، حبیبِ کبریا ، فخر الانام   خواجۂ لولاک ، گردوں آستاں ، گیتی مقام
مالکِ تسنیم و کوثر ، قاسمِ دار السلام   ہم گنہگار ان کے ، ان کی آلِ اطہر کے غلام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن ، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

عرصۂ اوجِ امامت کے وہ پہلے شہسوار   مرتضیٰ مشکلکشا ، شانِ خدا ، والا تبار
شاہِ مرداں ، شیرِ رحماں ، قوتِ پروردگار   حافظِ ناموسِ صدیق و عمر ، عالی مقام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن ، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

وہ امامِ ثانی اہلِ وفا ، مولا حسن   حامیِ صلح و مروت ، ماحیِ رنج و محن
پورِ حیدر ، نورِ زہرا ، وارثِ شاہِ زمن   صورت و سیرت میں وہ آئینۂ حق الکلام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن ، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

تیسرے ان میں امامِ پاک باطن ، خوش ادا   تاجدارِ کربلا ، شہزادۂ گلگوں قبا
وہ حسینِ مجتبیٰ ، وہ سایۂ نورِ خدا   گردنِ اشقیاں پر چلی ہے جس کی تیغِ بے نیام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن ، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

سید سجاد ہیں چوتھے امام العارفین   جن کو عرفِ عام میں کہتے ہیں زین العابدین
زہد و ورع و فقر میں جن کا کوئی ثانی نہیں   جن کی پیشانی کو روحِ سجدہ ہے کرتی سلام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن ، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

پانچویں شاہِ امامت ، باقرِ عالی جناب   آسمانِ علم و عرفاں کے درخشاں آفتاب
کاشفِ سرِ معانی ، عالمِ امّ الکتاب   جاری و ساری رہے گا آپ کا فیضانِ عام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن ، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

پھر امام جعفر صادق ، کریم ذوالعطا   جن کا کردار مقدس ، مخزنِ صدق و صفا
وِرد جن کے نام کا ہے دافعِ رنج و بلا   پوچھے کوئی حضرت نعمان سے ان کا مقام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

حضرت موسیٰ کاظم ساتویں ہیں تاجور — کاظمین الغیظ کے سر خیل، امت کی سپر
عیسیٰ دم، فرعون کش وہ نائب خیر البشر — حلم کے مہر منیر اور علم کے ماہ تمام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

آٹھویں موسیٰ رضا ہیں وہ امام محترم — جن کی توصیف و ثنا سے گویا عاجز ہے قلم
مظہر حق، پیکر تسلیم، سراپا کرم — صبح سے رخشندہ و تابندہ تر ہے جن کی شام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

ہیں نویں ان میں امام باصفا سید تقی — گلستان زہرا وحیدر کے وہ سرو سہی
جن کی خوشبو سے معطر ہے مشام زندگی — بندگان در پہ جن کے ہیں فدا حور و خیام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

پھر نقی یعنی امام عاشر آل نبی — چشمہ انوار وحدت، محرم اسرار خفی
جن کی الفت ہے متاع بندگی و خواجگی — جن کے اعدا پر ہے بوئے گلشن جنت حرام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

گیارہویں نمبر پہ آتے ہیں جناب عسکری — جن کی نگہ ناز پر قربان ہے آدم گری
جن کے سائل آدمی، حور و ملک، جن و پری — غوث اکبر، قطب اعظم، وارث ملک دوام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

بارہویں مہدی کہ جن کا ہونے والا ہے ظہور — عیسیٰ مریم بھی جن کے مقتدی ہوں گے ضرور
لوث کفر و شرک سطح ارض سے کردیں گے دور — اس امامت کا انہیں کی ذات پر ہے اختتام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

کر رہا ہے آسی نذر نقش لاثانی یہ پھول — جن کی برکت سے ملی مداحیٔ آل رسول
میرے آقا، میرے مولا کاش فرمالیں قبول — لکھ لیں اپنے در کے کتوں میں کہیں میرا بھی نام

دین و دنیا کا سہارا پنجتن، بارہ امام
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

۲۵ جنوری ۲۰۰۴ء اتوار کو حضرت پیر سید علی حسین شاہ

کی یاد میں سترھواں عرس شہنشاہ ولایت اور عابد حسین شاہ

کے چھٹا سالانہ عرس مبارک کے موقع پر نقش لاثانی نگر شکرگڑھ میں

جامعہ انوار لاثانی

کے لئے جگہ کی خرید کے سلسلہ میں

بعض اعلانات

- صاحبزادہ پیر سید فخر السادات مخزن فیوضات **ظفر اقبال شاہ صاحب** سجادہ نشین آستانہ عالیہ لاثانیہ علی پور شریف ضلع نارووال نے مبلغ 50,000 روپے دینے کا اعلان فرمایا۔
- سند العلماء فخر العرفاء مفسر قرآن حضرت علامہ **محمد مقصود احمد چشتی** خطیب مسجد حضور داتا گنج بخش لاہور نے مبلغ 10,000 ہزار دینے کا اعلان فرمایا۔
- محترم المقام حضور قبلہ **میاں اعجاز احمد** دامت برکاتہم عالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضور داتا گنج بخش نے مبلغ 10,000 ہزار روپے دینے کا اعلان فرمایا۔
- **نور المصطفیٰ آسی** رضوی نے مبلغ 5,000 روپے دینے کا اعلان فرمایا۔
- محترم جناب **رانا طارق محمود** صاحب چیئرمین مارکیٹ کمیٹی سیالکوٹ نے بھرپور معاونت کا اعلان فرمایا۔
- محترم جناب **حافظ رضوان** صاحب نائب ناظم ضلع نارووال نے بھی مبلغ 5,000 روپے دینے کا اعلان فرمایا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کو دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب! شمس الدین نقشبندی مدیر منتظم الحقیقہ

Monthly Mujillah Al-Haqiqa
February 2004
Reg. NO. C.P.L 590

یارب العلمین جل جلالہ

یارحمۃ للعلمین ﷺ

چھٹی سالانہ

شہادت کانفرنس

بتاریخ

10 محرم الحرام

بمقام

نقش لاثانی نگر

شکر گڑھ

بلند فکر علماء کرام مشائخ عظام

اور خوش الحان قراء حضرات اور ثناء خوانانِ

مصطفیٰ شرکت فرما رہے ہیں

الداعی الی الخیر:

شجاعت علی مجاھد

مرکزی امیر

شیرانِ اسلام پاکستان